تحریکِ جدید نمبر

REGD. No. P GDP-3 PHONE No. 35

Registered With The Registrar Of
News Papers For India At
No. R. N 61 57

ہفت روزہ

بدر

قادیان

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں رُوپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے، ہمیں دُعاؤں کی ضرورت ہے جو خُدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیں اور ان ہی چیزوں کے مجموعے کا نام "تحریکِ جدید" ہے"

(ارشاد حضرت المصلح الموعودؓ
بانیٔ تحریکِ جدید)

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب جاوید اقبال اختر

پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان

تحریکِ جدید نمبر

بابت

۱۸ صفر ۱۴۰۴ ہجری

(مطابق)

۲۴ نبوت ۱۳۶۲ ہش

۲۴ نومبر ۱۹۸۳ء

جلد ۳۲	شمارہ ۴۷

شرح چندہ

سالانہ	۳۰ روپے
ششماہی	۱۵ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک	۸۰ روپے
فی پرچہ	۷۰ پیسے
اشاعتِ خصوصی	ایک روپیہ

اداریہ

تبلیغِ اسلام کا عظیم الشان منصوبہ — تحریکِ جدید

چراغ حسن صاحب حسرتؔ نے اپنی کتاب مردم دیدہ کے صفحہ ۱۵۳ پر مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار کے دفتر میں بنائے گئے تبلیغِ اسلام کے ایک دلچسپ منصوبہ کا اِن الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"ایک دفعہ زمیندار اخبار کے دفتر میں کسی نے کہا چین، جاپان، انگلستان، جرمنی اور فرانس کے لوگ مسلمان ہونے پر آمادہ ہیں لیکن انہیں تبلیغ کون کرے؟ مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے فرمایا بات تو آپ نے ٹھیک کہی۔ اچھا سالک صاحب! اِس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کیجئے.... ذرا مہر صاحب کو بھی بُلوائیے.... آگئے مہر صاحب؟ ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر یہاں لاہور میں ایک مرکزی تبلیغی ادارہ کھول لیا جائے اور اس کی شاخیں ساری دُنیا میں پھیلا دی جائیں تو کیا حرج ہے؟ کوئی دس لاکھ روپے خرچ ہوگا۔ ہندوستان میں.... اگر ہر مسلمان سے ایک پیسہ وصول کیا جائے تو..... ساڑھے بارہ لاکھ روپے ہوئے۔ چلئے دس لاکھ ہی سہی۔ دس لاکھ تو بہت ہوئے۔ یہ مرحلہ تو طے ہوگیا۔ اب سوال یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کن لوگوں کے سپرد کیا جائے۔ لیکن مبلغ بھی چوٹی کے آدمی ہوں۔ مثلاً ابو الکلام آزاد فرانس جرمنی وغیرہ میں تبلیغ کریں اور ڈاکٹر اقبال کو چین بھیج دیا جائے۔ سالک صاحب! آپ اور مہر صاحب مِل کر اخبار سنبھالیئے۔ میں تو اب تبلیغِ اسلام کا کام کروں گا۔ کچھ دیر تو دفتر بھر میں سناٹا رہا۔ آخر ایک صاحب نے جی کڑا کر کے کہا، مولانا صاحب! اس میں شک نہیں کہ تجویز بہت خوب ہے۔ لیکن روپیہ کیسے جمع ہوگا۔ آخر مسلمانوں سے دس لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے بھی ایک لاکھ روپے چاہئیں۔ آپ کہیں سے ایک لاکھ روپے کا انتظام کیجئے۔ باقی کام ہم سنبھال لیں گے۔ مولانا نے فرمایا۔ ہاں بھئی یہی تو مشکل ہے۔ یہ کہہ کر مُنہ پھیر کر حُقّے کی نَے سنبھالی، انگوٹھا انگشتِ شہادت پر نیم دائرہ بناتا گھومنے لگا۔ اور اس تبلیغی اِدارے کے اجزاء حُقّہ کے دھوئیں کے ساتھ فضا میں تحلیل ہو کر رہ گئے۔"

معزز قارئین! منصوبہ تو انہوں نے خوب سوچا تھا۔ لیکن آپ نے ملاحظہ فرمایا، اُسی نشست میں اس کا کیا انجام ہوا ——! اِسی طرح کے اَور بہت سے منصُوبے، افراد کی طرف سے بھی اور جماعتوں کی طرف سے بھی بنتے اور بگڑتے رہے۔ مختلف تحریکیں اُٹھیں۔ لیکن جلد ہی خاموش ہوگئیں —— عقلمند انسان سوچتا ہے کہ منصُوبہ تو بڑا اچھا تھا، تحریک تو بڑی عُمدہ تھی پھر کیا وجہ ہوئی کہ نتیجہ صفر رہا۔ بات دراصل یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کے لئے وہ منصُوبے جو صرف انسانی ذہنوں کی پیداوار ہیں اور تائیدِ ایزدی سے عاری ہیں۔ خواہ بظاہر وہ کتنے ہی دلکش نظر آتے ہوں۔ اُن کی حقیقت سراب سے زیادہ اَور کچھ نہیں ہوتی —— ہاں! باغِ اسلام کی سرسبزی کے لئے اُن چشموں کی ضرورت ہے جن کے سوتے بِاِذْنِ رَبّیِ خلفائے راشدین کے قلب وجگر سے پھُوٹتے ہوں۔ اور جن کا زندگی بخش پانی مومنوں کے اِیثار و اخلاص کو اپنے ساتھ بہاتا، اُن سٹوروں (DAMS) میں جمع ہوجاتا ہے جنہیں اسلامی اصطلاح میں 'بیت المال' کہا جاتا ہے۔ پھر وہاں سے تعلیم و تربیت اور تبلیغ و اشاعت وغیرہ کی کھیتیوں میں بقدرِ ضرورت پہنچایا جاتا رہتا ہے۔ تب کہیں جا کر ایک انقلاب دُنیا میں رُونما ہوسکتا ہے۔ یہ ہماری محض قیاس آرائی نہیں، یہ وُہ خواب نہیں جو شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکتا ہو۔ بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جس کے بیّن ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔

تو آئیے! آج کی نشست میں ایک ایسی الٰہی تحریک کی جھلک آپ کو دِکھائیں جو زمین کے کناروں تک تبلیغِ اسلام کا جال پھیلانے کی غرض سے آج سے ۴۹ سال قبل بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعُود و مہدیٔ معہُود علیہ السلام کے دُوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دُنیا پر ظاہر ہوئی۔ اِس کے بہت سارے پہلو ہیں۔ لیکن آج ہم صرف مالی قربانی کے پہلو کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس تحریک کے ابتداء یعنی سنہ ۱۹۳۴ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۲۷ ہزار روپے کے مطالبہ کے ساتھ اس کا آغاز فرمایا۔ پھر سال بہ سال مخلصینِ جماعت کا قدم آگے بڑھتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ خلافتِ ثالثہ کے پہلے سال یعنی سنہ ۱۹۶۶ء میں تحریکِ جدید کا چندہ چار لاکھ ۲۵ ہزار تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے بعد تیزی سے جماعت کی مالی قربانی کا معیار بلند ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ سنہ ۱۹۸۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے تحریکِ جدید کے چندہ کے لئے ۱۵ لاکھ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اِس ٹارگٹ سے بھی آگے نکل گئی۔ اور ۱۸ لاکھ ۴۰ ہزار روپے تک یہ چندہ پہنچ گیا۔ پھر حضور رحمہ اللہ نے سنہ ۱۹۸۱ء میں ۲۰ لاکھ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ اس دفعہ بھی ٹارگٹ پیچھے رہ گیا اور جماعت کا اخلاص آگے نکل گیا۔ اور سنہ ۸۲-۱۹۸۱ء میں قریباً ۲۲ لاکھ کی وصُولی ہوگئی۔ پھر گزشتہ سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس عظیم تحریک کے پیچھے جماعت کے اخلاص کے اُبلتے چشموں کو محسوس کر کے اس کے لئے مزید مختلف چینل (CHANNALS) بنادیئے تاکہ مختلف راستوں سے اس تحریک کی وسعت ظاہر ہوسکے۔ چنانچہ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال

(۱) — اندرونِ ملک کے لئے چندہ تحریکِ جدید کے ٹارگٹ کو ۲۰ لاکھ سے بڑھا کر ۳۰ لاکھ فرمادیا۔

(۲) — بیرونی ممالک کا چندہ تحریکِ جدید قریباً ۱۱ لاکھ روپے تھا۔ آپ نے فرمایا اس میں کم از کم چار گُنا اضافے کی گنجائش ہے۔

(۳) — قبل ازیں تحریکِ جدید کا دفترِ اوّل انصار اللہ کی تحویل میں اور دفترِ دوم خدّام الاحمدیہ کی تحویل میں دیا جاچکا تھا۔ تاکہ وہ اپنے اپنے دائرہ میں کوشش کرکے ان دفاتر کے معیارِ قربانی کو بڑھاتے چلے جائیں۔ اب حضور ایدہ اللہ نے دفترِ سوم کو لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمایا۔

(۴) — دفترِ اوّل اور دفترِ دوم کے وفات یافتہ مجاہدین کی قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کے لئے اُن کے وارثان کو توجّہ دلائی۔

اب ملاحظہ فرمائیے! خلیفۂ برحق کی آواز دس گیارہ ماہ کے قلیل عرصہ میں کیا انقلاب برپا کرچکی ہے ——!!

● — اندرونِ ملک کا ٹارگٹ جو ۲۰ لاکھ سے بڑھا کر ۳۰ لاکھ کر دیا گیا تھا، جماعت کا اخلاص اس کو بھی پیچھے چھوڑ گیا۔ چنانچہ ۳۰,۴۷,۴۷۲ روپے کے وعدے ہوگئے اور اب تک ۲۱,۸۹,۷۶۴ روپے کی وصُولی ہوچکی ہے۔ اس رفتار سے گویا وعدوں سے بھی زائد وصُولی کا امکان ہے۔

● — بیرونی ممالک کے لئے ۱۱ لاکھ سے بڑھا کر ۴۴ سے ۵۰ لاکھ تک کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا۔ جبکہ اس کے بالمقابل ۵۳ لاکھ ۶۰ ہزار روپے کے وعدے ہوگئے اور اب تک ۴۰,۵۴,۲۸۰ روپے وصول ہوچکے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس میں بھی وعدہ جات سے زائد وصُولی کی توقع ہے۔

● — دفترِ سوم کے معیار کو بڑھانے کی ذمّہ داری جماعت کی مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ پر ڈالی گئی تھی۔ اس مختصر سے عرصہ میں لجنات نے بارہ ہزار تین سو تیس احمدیوں کو تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں شامل کر دیا۔

● — دو سو افراد نے اپنی طرف سے چندوں کی ادائیگی کے علاوہ اپنے مرحوم بزرگوں کی قربانیوں کو زندہ رکھنے کی نیت کرکے اُن کی طرف سے بھی چندہ کی ادائیگی شروع کر دی ہے۔

اب ایک اَور حیرت انگیز خبر آئی ہے کہ ابھی ۲۸ اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا تو (باقی صفحہ ۱۳ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج ہی ربوہ سے واپس آنے والے بعض احباب کے ذریعہ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور انور ہر طرح خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں مورخہ ۸ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ — "نزلہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے" — احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ، اسی طرح محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ، محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقف جدید اور محترم منظور احمد خان صاحب شوز وکیل المال تحریکِ جدید تبلیغی و تربیتی اور مالی دوروں پر ہیں۔ احباب دُعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے آمین۔ ● — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

خطبہ جمعہ

آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق کے مطابق تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں

جو اعداد و شمار اب تک موصول ہوئے ہیں ان کو دیکھ کر دل اللہ کی حمد سے اور بھی زیادہ بھر جاتا ہے

ایک سال کے اندر باہر کی جماعتوں کا چندہ گیارہ لاکھ سے بڑھ کر ترپن لاکھ ساٹھ ہزار ہو چکا ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۸ اخاء ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

نوٹ:۔ یہ خطبہ جمعہ جو مکرم بشارت احمد صاحب حیدر کارکن دفتر تحریک جدید قادیان نے ٹیپ کی مدد سے قلم بند کیا ہے۔ دفتر وکالت مال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان اپنی ذمہ داری پر شائع کروا رہا ہے۔ —— (ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق کے مطابق تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اس سال جو فضل اور احسان کی بارشیں برسائیں ان میں سے ایک حصہ تحریک جدید نے بھی وصول کیا۔ اور جس طرح جماعت کے دیگر شعبوں میں ہر پہلو سے ہر ملک میں غیر معمولی ترقیات نصیب ہوئیں۔ تحریک جدید کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں بہت آگے بڑھنے کی توفیق عطا ہوئی۔

جو اعداد و شمار

اب تک موصول ہوئے ہیں ان کو دیکھ کر دل اللہ کی حمد سے اور بھی زیادہ بھر جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بارہا بیان کیا ہے، ہمارے ریزرو فنڈ ہیں اور اللہ کی حمد بہت زیادہ وسیع ہے۔ اس کے احسانات اتنے ہیں کہ ہمارے دل اس کو سما نہیں سکتے۔ ناممکن ہے کہ الفاظ میں ان کا شکر ادا کیا جا سکے۔ صرف ایک احساس بے بسی پیدا ہوتا ہے۔ احساس کم مائیگی پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمارے شکر کا ذریعہ یہی احساس ہے اپنے عجز کا، اپنے انکسار کا اور اپنی کم مائیگی کا۔ اے خدا! تیرے احسانات ہماری طاقت سے بہت بڑھ کر آگے آگے بھاگ رہے ہیں۔ اور ناممکن ہے کہ کسی پہلو سے بھی زبان سے، تصور سے، عمل سے، کسی لحاظ سے بھی ہم تیرے شکر کا حق ادا کر سکیں۔ تحریک جدید کے گذشتہ سال کے اعلان کے وقت میں نے احباب جماعت پاکستان کو یہ توجہ دلائی تھی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں، روپے کی قیمت کم ہو رہی ہے اور تنخواہوں میں بھی اضافہ نمایاں کرنا پڑ رہا ہے اس لئے اپنے

وعدوں کو تیئس لاکھ تک پہنچائیں

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بہت فضل فرمایا کہ تحریک جدید کے وعدہ جات یعنی اندرون پاکستان خدا تعالیٰ کے فضل سے چوبیس لاکھ چھ ہزار چار سو ستہتر سے بڑھ کر تیئس لاکھ سینتالیس ہزار چار سو بہتر روپیہ ہو گئے۔ اس کے مقابل پر جو وصولی کی کیفیت ہے وہ بھی بہت خوش کن ہے۔ گذشتہ سال اس تاریخ تک وصولی تیرہ لاکھ اکانوے ہزار چھ سو پچاس روپے تھی۔ اس کے مقابل پر امسال وصولی اکیس لاکھ انانوے ہزار [illegible] سو چونسٹھ روپیہ ہے بقیہ وصولی سال کے ان چھ مہینے میں اور اس کے بعد کے مہینے میں یعنی جنوری سے پہلے پہلے انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ گذشتہ سال [illegible] رہا ہے کہ وصولی بعض دفعہ ہو تو جاتی ہے جماعتوں میں۔ لیکن اطلاعات دیر سے آتی ہیں۔ اور کچھ وصولیاں پیچھے بھی رہ جاتی ہیں۔ بہر حال گزشتہ سال تیرہ لاکھ اکانوے ہزار کے مقابل پر وصولی اکیس لاکھ پہنچ گئی تھی۔ تو چونکہ اس سال وصولی کی تدریجی رفتار بھی پچھلے سال سے بہت زیادہ ہے۔ یعنی وعدوں کے مقابل پر وصولی کی رفتار گزشتہ سال سے تدریجاً بھی زیادہ ہے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ تیئس لاکھ کا بجٹ نہ صرف پورا ہو گا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ جائے گا۔ اس کے علاوہ میں نے دفتر سوم سے متعلق یہ تحریک کی تھی کہ ہماری نئی نسلوں میں خدا کے فضل سے بہت بڑی تعداد ایسی بالغ ہو رہی ہے۔ جو کسی تحریک جدید کے دفتر میں شامل نہیں ہو سکی۔ اور اس سلسلے میں میں نے

لجنہ اماء اللہ کے اوپر

ذمہ داری ڈالی تھی کہ وہ دفتر سوم میں اضافے کی خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا۔ گزشتہ سال تعداد چندہ دہندگان ستائیس ہزار دو سو نو تھی۔ امسال لجنہ اماء اللہ کی خصوصی کوشش کے نتیجہ میں یہ تعداد انتالیس ہزار پانچ سو ننانوے ہو گئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار تین سو نوے احمدیوں کو تحریک جدید میں شامل ہونے کی اس سال توفیق عطا فرمائی۔ بہت بڑی ہمت کی ہے لجنہ نے، خصوصاً کراچی۔ راولپنڈی۔ ربوہ۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ خانپور اور کھاریاں کی لجنات نے بہت ہمت سے کام کیا ہے۔ اور مجھے سب سے زیادہ خوشی ان چندہ دہندگان کی تعداد کے بڑھنے کی ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ تھے جو محروم تھے ایک نیکی سے۔ اور غیر معمولی احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ان بارہ ہزار تین سو نوے احمدیوں پر کہ جو پہلے تحریک جدید کے چندے میں شمولیت سے محروم تھے۔ محض خوشخبریوں میں شامل ہوا کرتے تھے۔ اور قربانیوں میں شامل نہیں تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے کہ ان کو اس عظیم قربانی میں بھی حصہ لینے کی توفیق بخشی ہے۔ اور جب نیکی کی ایک دفعہ توفیق مل جائے تو یہ ایک تجربہ ہے، قانون قدرت ہے بلکہ، کہ لازماً پھر آگے بڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہ وہ خوش قسمت ہیں جن کو تحریک جدید میں اس سال شمولیت کی توفیق ملی۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنے رب سے اس سے بہت بڑھ کر توفیق پاتے رہیں گے۔ اور جماعت احمدیہ کی قربانی کرنے والی فوج میں ایک غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے بے حد احسان مند ہیں۔ اور ہمیں چاہیئے کہ جس حد تک بھی توفیق ہو اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ [illegible] اس سے کہا [illegible] متعلق تھی کہ [illegible] ابتدائی قربانیوں میں شامل ہوتے تھے ان کے نام ایسے نہیں ہیں کہ [illegible] جا سکے۔ میں نے

ورثاء سے تحریک کی تھی

کہ جو فوت ہو چکے ہیں اُن کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے قیامت تک اُن کی طرف سے چندے ادا کرتے رہیں۔ تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا اُن کو یاد رکھے کہ یہ وہ پہلے پانچ ہزار تھے جنہوں نے اسلام کی تمام دنیا میں فتح کی داغ بیل ڈالی تھی۔ اور عمر بھر وفا کے ساتھ غیر معمولی تکلیفیں اُٹھا کر بھی انہوں نے قربانیاں کیں۔ اس تحریک میں بھی اگرچہ حصہ لیا گیا، لیکن ابھی اس میں مزید گنجائش موجود ہے۔ دو سو ایسے فوت شدگان ہیں جن کے چندے بند ہو چکے تھے۔ لیکن اُن کے وارثان کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ دوبارہ جاری کیا۔ اور اب اُن کے کھاتے انشاء اللہ جیسا کہ اُن کے ورثاء نے عہد کئے ہیں ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری رکھے جائیں گے۔ مشکل اس میں یہ ہے کہ بہت سے ایسے تحریک کے چندہ دہندگان تھے جن کے ورثاء سے متعلق پتہ نہیں لگتا کہ وہ کہاں ہیں۔ اور الفضل میں جو مختصر جگہ مہیا ہوتی ہے اس میں اعلانات کے باوجود بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی نظر میں یہ بات آتی نہیں ورنہ یہ ممکن نہیں ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ ہمارے بزرگوں نے یہ قربانیاں دی تھیں اور اب اُن کے نام کے کھاتے بند ہو رہے ہیں تو وہ آگے قدم نہ بڑھائیں۔ مجھے یقین ہے کہ جس کو بھی علم ہوتا چلا جائے گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس تحریک میں شامل ہوتا جائے گا۔ چنانچہ

تحریک جدید کو چاہیئے

کہ مختلف جماعتوں میں یہ فہرست پہلے ایک کتاب کی صورت میں شائع کر کے بھجوا دے چونکہ الفضل میں تو ممکن نہیں ہے کہ ان سب کی فہرستوں کو بار بار شائع کیا جا سکے۔ چنانچہ جماعتوں میں یہ فہرستیں پڑھ کے سُنائی جائیں۔ اور تحقیق کی جائے ہر جماعت کی سطح پر کہ اس جماعت سے تعلق رکھنے والے کتنے ورثا ہیں، جن کے بزرگان تحریک جدید کے صفِ اوّل میں شامل تھے لیکن اب اُن کے کھاتے بند ہیں۔ یہ تو اندرونِ ملک کی کیفیت ہے چندوں کی ادائیگی کی۔ اور جیسا کہ ظاہر ہے اعداد و شمار سے، اللہ تعالیٰ نے ہر پہلو میں غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔ جہاں تک بیرونِ پاکستان کی جماعتوں کا تعلق ہے، مَیں نے یہ اندازہ لگایا تھا اور آپ کے سامنے یہ پیش کیا کہ جہاں تک حصہ آمد اور حصہ یعنی سولھواں حصہ چندہ عام کا تعلق ہے وہ نصف سے کم ہے۔ تقریباً نصف ہے۔ کم تو نہیں تقریباً نصف بنتا تھا۔ تو مَیں نے اندازہ لگایا کہ کم از کم چار گنا زیادہ گنجائش موجود ہے، باہر کی جماعتوں میں۔ اُس وقت اُن کا چندہ گیارہ لاکھ تھا۔ چنانچہ مجھے یہ اندازہ تھا کہ اگر جماعت کوشش کرے تو چار گنا بلکہ پانچ گنا بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی چوالیس (۴۴) لاکھ سے پچاس (۵۰) لاکھ۔ توفیق خدا دے تو اس سے بھی بڑھ جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حیرت انگیز فضل فرمایا۔ اور اس ایک سال کے اندر اندر باہر کی جماعتوں کا چندہ گیارہ لاکھ سے بڑھ کر

ترپن (۵۳) لاکھ ساٹھ (۶۰) ہزار

ہو چکا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح از خود اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے دلوں میں تحریک فرما رہا ہے۔ اتنے حیرت انگیز اضافے ہوئے ہیں اور ایسی ایسی جگہوں سے جہاں انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مزید گنجائش ہو گی۔ بعض جماعتیں ہیں جو بڑی مستعد ہیں باہر، وہ پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی اپنی توفیق کے مطابق چندے دے رہی تھیں۔ پھر مہنگائی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے آمدوں کی نسبت، یعنی صرف پاکستان میں مہنگائی نہیں ہے۔ ساری دنیا مالی لحاظ سے بحران کا شکار ہے۔ اور رہنا جینا دوبھر ہو رہا ہے باہر لوگوں کے لئے خصوصاً وہ جو محنت مزدوری کر کے کمائی کرتے ہیں۔ بڑے زیادہ کرائے دینے پڑتے ہیں اُن کو۔ خوراک مہنگی ہو گئی، لباس مہنگے ہو گئے۔ غرض یہ کہ باہر کی دنیا بڑی مشکل سے گزارے کر رہی ہے۔ اس کے باوجود اتنے غیر معمولی اضافے، یہ حیرت انگیز بات ہے۔ اور صرف وعدوں میں ہی اضافہ نہیں ہوا بلکہ وصولی میں بھی غیر معمولی اُسی شان کا اضافہ ساتھ ہُوا ہے۔ امسال اب تک چالیس (۴۰) لاکھ انسٹھ (۵۹) ہزار چار سو اسی رُوپے وصول ہو چکے ہیں۔ جو گزشتہ سال کی وصولی کی نسبت سے بھی زیادہ ہیں۔ اور کئی گنا اُس نسبت سے زیادہ ہیں جس نسبت سے وعدے زیادہ ہوئے ہیں۔ تو ہم اُمید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ بقیہ وصولی بھی جلد ہو جائے گی۔ چونکہ یہ جماعتیں ساری دنیا میں پھیلی پڑی ہیں اس لئے وہاں سے بروقت اطلاع آنا زیادہ مشکل کام ہے۔ وکیل مال نے مجھے بتایا ہے کہ بہت سے ایسے ملک ہیں جن کی وصولی اس میں شامل نہیں ہو سکی۔ بعضوں کی اطلاع جولائی کی ہے۔ بعضوں کی اس سے پہلے کی ہے۔ غرضیکہ ہرگز بعید نہیں کہ آج تک، اُن کی وصولی ترپن (۵۳) لاکھ کے لگ بھگ ہو چکی ہو۔ اور اس کی اطلاع آتے آتے ایک مہینہ شاید اور لگ جائے۔ مگر بہرحال مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِن کو پوری طرح وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اور بعید نہیں کہ وصولی سے بھی آگے بڑھ جائیں۔ وعدوں سے بھی آگے وصولی بڑھ جائے۔ جہاں تک وصولی میں غیر معمولی اضافوں کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا بعض جماعتیں مستعد ہونے کے باوجود بہت تیزی سے آگے بڑھی ہیں۔ اِس معاملے میں اُن میں جو نمایاں کام کرنے والی بیرونی جماعتیں ہیں اُن میں امریکہ کا اضافہ تین گنا ہے۔ کینیڈا کا ساڑھے پانچ گنا اور ٹرینیڈاڈ کا دس گنا۔ سورینام کا چھ گنا۔ برطانیہ کا تین گنا۔ جرمنی کا دوگنا۔ جرمنی میں جو ہمارے نوجوان کام کرتے ہیں اُن کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ کیونکہ بہت سے ایسے ہیں جو دوسرے ممالک میں ہجرت کر گئے ہیں۔ کچھ کو جرمن قانون کے مطابق مزید اجازت نہیں ملی ٹھہرنے کی۔ اور پہلے بھی چندوں میں یہ بڑی مستعد جماعت تھی۔ اس لئے ان کا دوگنا بھی ایک بہت بڑا قربانی کی طرف قدم ہے۔ ڈنمارک کا پانچ گنا اضافہ ہے۔ سویڈن کا سات گنا اضافہ ہے۔ ناروے کا چار گنا۔ اور افریقن ممالک بھی خدا کے فضل سے پیچھے نہیں رہے۔ چنانچہ نائیجیریا کا بارہ گنا اضافہ ہے۔

اور غانا کا ساڑھے پانچ گنا

اور سیرالیون کا ساڑھے سات گنا۔ یہ غانا کے اقتصادی حالات اتنے خراب ہیں کہ اُس کا ساڑھے پانچ گنا اضافہ ایک غیر معمولی قربانی ہے۔ کیونکہ وہاں تو اس قدر مہنگائی ہو چکی ہے اور اقتصادی حالت دن بدن آتی خطرناک ہو رہی ہے کہ کھانے کے لئے روٹی نہیں ملتی لوگوں کو۔ پٹرول غائب ہے۔ چیزیں کھڑی ہیں اپنی اپنی جگہ پہ۔ موٹریں موجود ہیں لیکن چل نہیں سکتیں۔ ٹیوب ویل اگر ہیں تو بند پڑے ہیں۔ کھانے کے لئے یعنی گندم تک بھی مہیا نہیں ہو رہی۔ جو افریقن جنگلوں میں رہتے ہیں وہ تو جڑیں کھا کے گزارا کر لیتے ہیں۔ وہ جڑیں بھی اب کم ہو رہی ہیں۔ کیونکہ بارش نہیں ہوئی پچھلے چھ مہینے سے، اور بڑا خطرہ ہے قحط سالی کا۔ یعنی افریقن قوموں کے لئے بھی جو جنگل میں رہتے ہیں اور وہیں سے اُن کی غذا مہیا ہوتی ہے اُن کے لئے بھی خطرہ ہے قحط سالی کا اور جو شہروں میں رہ رہے ہیں اُن کی بہت بُری حالت ہے۔ اِس لئے وہاں غیر معمولی اضافہ ساڑھے پانچ گنا کا کر دینا یہ بہت بڑا قدم ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اِس نیکی کے بدلے میں سارے مُلک پر رحم فرمائے، یہ دعا کرنی چاہیئے۔

سیرالیون میں ساڑھے سات گنا کا اضافہ ہے۔ اور گیمبیا کا تین گنا کا۔ آئیوری کوسٹ میں ساڑھے چھ گنا۔ یہ جتنے بھی اضافے مَیں نے بیان کئے ہیں، یہ

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

پیشکش :- عبدالرحیم وعبدالروف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ضروری نہیں کہ جس نسبت سے اضافہ ہوا ہے اُسی نسبت سے اخلاص کے اندر بھی وہی نسبت پائی جاتی ہے۔ یہ اندازہ لگانا یہ ذریعہ لگانا درست نہیں۔ کیونکہ مختلف ممالک مختلف اقتصادی پلیٹ فارموں پر کھڑے ہیں۔ اُن کی سطح ایک نہیں ہے۔ اور مختلف ممالک کا پہلے قربانی کا معیار مختلف تھا۔ بعض ایسے ممالک تھے جو تحریک جدید میں پہلے ہی بڑی اچھی نمایاں قربانی کر رہے تھے مثلاً

انگلستان کی جماعتیں

اُن کا تین گنا بڑھنا ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ مگر اس کے مقابل پر بعض جماعتیں تھیں جو بہت پیچھے تھیں، اُن کا اگر دس گنا بھی اضافہ ہو گیا ہے تو یہ مطلب نہیں ہے کہ اُن کا اخلاص انگلستان کے مخلصین کے مقابل پر اتنے گنا زیادہ ہے۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان چندوں کے پیچھے کس جماعت کو کتنی قربانی کی توفیق ملی اور اخلاص کی قیمت خدا کی نظر میں کیا ہے۔ ہم تو محض خدا کے احسانات کا تصور باندھنے کی خاطر یہ تخمینے پیش کرتے ہیں، یہ نسبتیں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ مختلف زاویوں سے ہم اللہ کے فضلوں کا نظارہ کریں اور دل اُس کی حمد سے بھرتا چلا جائے۔ اگر نسبتوں کا تصور باندھا جائے تو اس لحاظ سے تو پھر بلجیئم دُنیا کی سب سے بڑی مخلص جماعت بنے گی۔ کیونکہ اُن کا اضافہ ساڑھے چھیالیس گنا زیادہ ہے۔ بات یہ ہے کہ وہاں پہلے مبلغ نہیں تھا۔ چند احمدی بکھرے ہوئے تھے۔ تربیت نہیں تھی۔ چندوں میں بہت پیچھے تھے۔ اس لئے یہ پہلا قدم ہے اُن کا اور پہلے قدم میں اُن کو چھیالیس منزلیں طے کرنے کی توفیق ملی ہے۔ آئندہ سال جب یہ نسبتیں تقریباً برابر ہو جائیں گی پھر اصل مقابلہ شروع ہوگا، بیرونِ ممالک کا۔ جب قریباً ایک ہی سطح پر آجائیں گے، پھر دیکھیں کہ کون آگے زیادہ بڑھتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر جگہ برابر کوشش ہوگی۔ بیرونی ممالک کے چندہ دہندگان کی تعداد کے لحاظ سے بھی خدا تعالےٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا ہے۔ اور اس میں بھی تحریک جدید کی رپورٹ کے مطابق لجنات کو بہت بڑی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ لجنات میں سے برطانیہ، کویت، مسقط، جاپان، کینیڈا، فجی، سویڈن، جرمنی، ہالینڈ، سورینام، ڈیٹن (امریکہ)، بالٹی مور (امریکہ)۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کی اکثر لجنات کو توفیق نہیں ملی۔ صرف ڈیٹن اور بالٹی مور کی لجنات نے غیر معمولی کام کیا ہے۔ بہرحال اِن کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت عطا فرمائی۔ اور وعدہ کنندگان کی بیرونی دُنیا میں کُل تعداد صرف دو ہزار اٹھائیس تھی۔ اس کے مقابل پر اِس سال

تیرہ ہزار چار سو ستر

تعداد ہے۔ یعنی گیارہ ہزار چار سو بیالیس اضافہ ہوا ہے۔ وعدہ کنندگان میں تو کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں ہے جس سے ہم تشنگی محسوس کریں۔ اور جتنا تحریک جدید کی طرف سے کوشش کی گئی ہے دراصل اس کو ان پھلوں سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ وہی عام کوشش ہے جو ہمیشہ ہوتی ہے۔ وہی دکیل مال ہیں، وہی عملہ ہے، عملے میں بھی کوئی غیر معمولی اضافہ نہیں اور اُسی طرح اخلاص سے دن رات کوشش کر رہے ہیں، جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ، اللہ تعالیٰ جماعت کو فضلوں کے ایک نئے دور میں داخل کر رہا ہے۔ اور نئی ذمہ داریاں ڈالنے والا ہے ہمارے اُوپر۔ اصل بات یہ ہے کہ جب زادِ راہ بڑھایا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سفر لمبا درپیش ہے۔

جب قوتوں میں اضافہ کیا جاتا ہے تو مارچ آرڈر سے پہلے ساری تیاریاں مکمل کرلی جاتی ہیں۔ تو درحقیقت جو اصل فضل ہیں وہ تو ابھی سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ تو فضلوں کے حصول کا ایک ذریعہ مہیا کیا جا رہا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے اور جیسا کہ دُوسری علامتوں سے بڑا قطعی طور پر ظاہر ہو رہا ہے، ساری دُنیا میں اللہ تعالےٰ تبلیغِ اسلام کے لئے جماعت سے عظیم الشان خدمات لینے والا ہے۔ اور اُن خدمات کے لئے ہمیں زادِ راہ مہیا کر رہا ہے۔ اخلاص کو بڑھا رہا ہے۔ ایمان کو بڑھا رہا ہے۔ قربانیوں کی توفیق کو بڑھا رہا ہے۔ وقت کی رُوح میں نئی جِلا پیدا کر رہا ہے۔ اور ہر پہلو سے ہمیں تیار کیا جا رہا ہے کہ آگے بڑھو اور ساری دُنیا کو

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے

جیت لو۔ اِس دور میں ہم داخل ہونے والے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ یہ کوئی ایسی دیوار تو نہیں ہوا کرتی جس کو پھلانگا تو نیا دور شروع ہو گیا۔ یہ تو ایک جاری سلسلہ ہے۔ اور نئی صدی کے قرب کے ساتھ اس کا تعلق ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ پہلی صدی تو غلبۂ اسلام کی تیاری کی صدی ہے۔ اور اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ تو جتنا جتنا ہم اس صدی میں داخل ہونے والے ہیں، قریب ہوتے چلے جا رہے ہیں میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ وہ کمیاں جو رہ گئی تھیں تیاری میں، وہ پوری کر رہا ہے اللہ تعالےٰ جلدی جلدی۔ تاکہ ہمیں پھر بعد میں یہ احساس نہ ہو کہ فلاں چیز بھی تیاری والی رہ گئی تھی۔ اور فلاں بھی رہ گئی تھی اور فلاں بھی رہ گئی اور فلاں بھی رہ گئی۔ واپس تو ہم مُڑ نہیں سکتے۔ سفر پہ جب جائیں گھروں میں بعض دفعہ چیزیں رہ جاتی ہیں تو انسان کار کا رُخ موڑ بھی لیتا ہے۔ کہتا ہے چلو وہ بھی لے آؤں واپس جاکر۔ لیکن غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر جو ہمارا سفر ہے اس پر تو واپس مُڑنا نہیں ہے ہمارے لئے، اس میں تو لازماً ہر قدم آگے بڑھے گا۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل نے ہماری تیاریاں مکمل کروانی شروع کی ہوئی ہیں۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ جب ہم اگلی صدی میں داخل ہوں گے تو اس قدر تیز رفتاری سے داخل ہوں گے کہ گویا پہلی رفتار سے اُس آئندہ رفتار کو کوئی نسبت نہیں ہوگی۔ اور یہ تو مبالغہ نہیں ہے جس طرح خدا تعالےٰ جماعت کی طرف توجہ پیدا فرما رہا ہے غیر ممالک میں اور جس طرح مطالبے آ رہے ہیں اور کاموں کے نئے نئے جو راستے کھل رہے ہیں وہ اگر یہاں بیان کئے جائیں تو کئی گھنٹے درکار ہیں اُس کے لئے۔ اور وہ بھی مختصراً بیان کئے جاسکیں گے۔ سارا سال جو ڈاک موصول ہوتی ہے مجھے، اُس کی اوسط

سات سو خطوط روزانہ ہے

اُن میں سے ایک بڑی تعداد خطوط کی بیرونِ ممالک سے آتی ہے۔ یا دفاتر سے موصول ہوتی ہے مختلف ممالک کی خبروں سے متعلق اور اُن حالات کو پڑھ کر روزانہ نئے نئے میدان ہمارے سامنے کھل رہے ہیں۔ تو سال کے تین سو ساٹھ دنوں میں اگر روز بیسیوں نئے ترقی کے میدان سامنے آ رہے ہوں تو اگر یہ کہا جائے چند گھنٹے درکار ہیں تو مبالغہ نہیں بلکہ بہت ہی واقعات سے کم کی سٹیٹ منٹ ہے۔ یعنی اس واقعات کا خلاصہ تو پیش کیا جاسکتا ہے گھنٹوں میں، لیکن ان پر تفصیلی روشنی نہیں ڈالی جاسکتی۔ بہرحال جن جن جماعتوں سے تعلق ہے جہاں جہاں نئے رستے کھل رہے ہیں، تحریکِ جدید دن رات کوشاں ہے پورا زور لگا رہی ہے، یہاں کے دفاتر میں بھی وسعت ہو رہی ہے۔ اور کاموں کے لئے جو وقت دیتے ہیں واقفینِ زندگی طوعی طور پر، جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے، پہلے سے بڑھ کر وقت دے رہے ہیں۔ اور ایک عام رَو ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک نشان ہے کہ کارکنوں میں غیر معمولی احساس پیدا ہو چکا ہے کہ ہمارے

ملفوظات
"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اُس کا ہو جاتا ہے"
(ملفوظات جلد اوّل ص ۱۴۴)
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
پیشکش گلوب ربر مینوفیکچررز۔ رابندر اسارانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 24-3272 — 27-0441 — گرام: "GLOBEXPORT"

اُوپر کام پڑنے والا ہے۔ ہمیں بھی تیاری کرنی چاہیئے۔ یہ تو ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی نشان دہی کر رہی ہیں۔ اور جماعت کو میں اس لئے بتاتا ہوں کہ ایک نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوں۔

اپنی قربانیوں کے معیار کو

اور بھی بڑھائیں۔ کہتا ہے کہنے والا کہ اپنی جنس کی قیمت کو بالا کر دے کہ ابھی بھی تو ارزاں ہے ابھی کبھی تو سستا ہے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کی قدر و قیمت کا تعلق ہے یہ تو قربانیوں سے وابستہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اندر قربانیوں کے بعض میدان کھلے پڑے ہیں۔ اگر آپ تلاش کریں تو ہزارہا ایسے ہیں کہ آپ کو مل جائیں گے جو ابھی لازمی چندہ جات میں بھی شامل نہیں ہوئے۔ اور ہزارہا کو ان کے خاندانوں کی تعداد سے ضرب دیں تو وہ تعداد ایسی ہے جو تحریک جدید میں شامل ہو سکتی ہے لیکن ابھی نہیں ہوئی۔ اس لئے یہ کہنا کہ ہم اپنی منتہا کو پہنچ گئے ہیں اور اتنی ہی جماعت کو توفیق تھی بالکل غلط بات ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ توفیق زیادہ ہے ابھی خدمت کی بلکہ ابھی امر واقعہ یہ ہے کہ اس توفیق کے مقابل پر جماعت جس تیزی سے پھیل رہی ہے وہ بھی تو ایک ایسا میدان ہے جو ہمیشہ قربانیوں میں مزید اضافہ کے تقاضے کرتا رہے گا۔ نئے داخل ہو رہے ہیں ہر طرف سے دنیا میں احمدی، اور ساری دنیا کے ممالک میں وسعت پذیر ہو رہی ہے جماعت۔ نئے آنے والوں کی تعداد کو بھی شامل کر دیا جائے تو دیکھئے نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ اس لئے مجھے تو بہت کھلے میدان نظر آ رہے ہیں مزید ترقی کے۔ اور میں امید رکھتا ہوں اور خدا کا ہمیشہ سلوک یہ رہا ہے کہ جب ہم سمجھتے ہیں کہ حد ہو گئی ہے اس سے آگے پتا نہیں کوئی آگے قدم بڑھنے کی جگہ نہیں رہی تو اللہ پھر نیا میدان کھول دیتا ہے۔ پھر اور زیادہ جماعت آگے قدم بڑھاتی ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے گا کہ تحریک جدید کی قربانیوں کے ہر میدان میں انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھیں گے۔ اس ضمن میں یہ بھی بعض باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ تحریک جدید کے آغاز میں ایک ۱۹ نکاتی پروگرام بھی پیش کیا گیا تھا۔ وہ پروگرام اس غرض سے تھا کہ جماعت رفتہ رفتہ زندگی کی ایسی دلچسپیوں کو کم کرتی چلی جائے جس میں ان کا روپیہ اسلام کے سوا دوسری جگہ خرچ ہوتا ہے۔ اور وہ روپیہ سمیٹ کر جہاں جہاں سے بھی انسان بچا سکے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کرے۔ اس سارے پروگرام کا آخری مقصد تو یہی بنتا تھا۔ لیکن اس مقصد کے حصول کے دوران جماعت کے اندر جو حیرت انگیز پاک تبدیلی پیدا ہوتی تھی اس پروگرام کے نتیجہ میں وہ اپنی ذات میں ایک بہت بڑا پھل تھا۔

مثلاً سادہ زندگی

ایسے زمانے میں جبکہ دنیا مادہ پرستی میں مبتلا ہو رہی ہو، لہو و لعب سے پہلے جبکہ دنیا میں ایسی چیزیں ایجاد ہو چکی ہوں کہ قوموں کے کیریکٹر تباہ کر دیئے ہوں ان چیزوں نے اور لہو و لعب کی طرف توجہ نے خدا سے غافل کر دیا ہو۔ یہ دونوں چیزیں مثال کے طور پر ایسی ہیں جس سے آپ کے چندوں میں اضافہ ہوگا لیکن چندوں کا اضافہ اپنی جگہ ہے بالکل الگ، فی ذاتہ یہ دونوں باتیں اتنے عظیم الشان مقاصد ہیں کہ جس قوم کو حاصل ہو جائیں وہ آزاد قوم کہلا سکتی ہے تو اس پہلو کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے تحریک جدید کو جہاں مالی قربانی میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں وقتاً فوقتاً تحریک جدید کے ۱۹ نکاتی پروگرام کو مختلف رنگ میں جماعت کے سامنے پیش کرتے رہنا چاہیئے تاکہ ہمارے قدم متوازن طور پر آگے بڑھیں۔ کردار میں بھی ہمارے برکت مل رہی ہو۔ اور ہمارے قربانیوں کے معیار میں بھی برکت مل رہی ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور "خدا کرے" کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ ایسا ضرور ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جس طرح فضل فرما رہا ہے جماعت پر، یہ ممکن نہیں ہے کہ ہمارے دل کی نکلی ہوئی دعائیں ہوں اور وہ قبول نہ فرمائے۔ وہ تو ہمارے اوپر اتنے احسان فرما رہا ہے کہ بعض دفعہ دعا کا خیال آتا ہے تو وہ قبول فرما لیتا ہے۔ کجا یہ کہ ساری جماعت گریہ و زاری کے ساتھ درد کے ساتھ دعائیں کر رہی ہو اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول نہ فرمائے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ہم اس یقین کے ساتھ اس نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کو ہمیشہ اور زیادہ سے زیادہ بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:-

آج مجلس انصار اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ تین بجے کا وقت دیا گیا ہے۔ اس لئے نمازیں جمع ہوں گی۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر دوست کھانا کھا چکے ہیں۔ اکا دکا کچھ دیہات سے آنے والے بعد کے رہ گئے تھے جو کھانا نہیں کھا سکے اب تک۔ تو اس لئے کافی وقت ہے آپ کے پاس۔ آپ تسلی سے اجتماع میں ... نمازیں جمع ہوں گی۔ اور اس دوران تین دن اجتماع کے، مغرب عشاء کی نمازیں بھی جمع ہو کر یہیں مسجد مبارک میں، اور اجتماع میں بھی جمع ہوا کریں گی۔

تحریک جدید

یاد تازہ ہو گئی ہے پھر گلی گلزار کی
قادیاں دار الاماں کے کوچہ و بازار کی

فضل و رحمت کی اذاں کی، مسکنِ انوار کی
مسجدِ اقصیٰ کے گنبد کی، بڑے مینار کی

درسِ قرآنِ کریم، اُس محفلِ ... کی
محفلِ علم و ادب کی، صحبتِ ابرار کی

جمعہ کے خطبات کی، تعلیم کی، تلقین کی
مہدیٔ موعود کے فرزندِ خوش گفتار کی

مسجدوں میں امنِ عالم کے لئے آہ و فغاں
نیم شب بارانِ اشک و گریۂ اسحار کی

۲۳-۱۹۳۰ء

ہاں انہی دنوں میں ... اور ...
دشمنانِ دینِ حق کی بے ثمر یلغار کی

منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے تھے نورِ حق
اُن کو حاصل تھی مدد اُس وقت کی سرکار کی

مصلحِ موعودؓ، اُس مردِ جلیل القدر نے
نیزِ حق سے دور فرما دی تپش اُس نار کی

روم و شام و ہند و یورپ خوب روشن ہو گئے
ہر جہت پھیلی چمک پھر مطلعِ انوار کی

یاد ہے مجھ کو بخوبی ابتداء تحریک کی
گونج ہے کانوں میں اب بھی عہد کے اقرار کی

لغو باتوں سے مناہی، سینما سے امتناع
عہد و پیماں سادگی کا اور باتیں پیار کی

قدر ہے مخلص دلوں میں زندگی کے وقف کی
مال و جاں قربان کر کے عشق کے اظہار کی

کیا بتاؤں آپ کو، کیا ہے یہ تحریکِ جدید
امنِ عالم کے لئے تحریک ہے ایثار کی

نوعِ انساں کی بھلائی کے لئے گھر چھوڑ کر
مشکلیں سہنا، اٹھانا صعوبتیں اسفار کی

مصلحِ موعودؓ تجھ پر روز و شب لاکھوں سلام
زندہ کی ہے تو نے سنت سیدِ ابرارؐ کی

محتاجِ دعا: خاکسار عبد الرحیم راٹھور۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

بشکریہ: کریسنٹ احمد اینڈ برادرس ... مدینہ میدان روڈ بھدرک ۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ (فون نمبر: ۲۹۴)

تحریک جدید کا پس منظر

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ کا قیام احیائے دین اسلام اور قیام شریعت اسلامیہ کے لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ ایک طرف نام [illegible] مسلمانوں کو سچا اور حقیقی مسلمان بنایا جائے تو دوسری طرف تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے ہر رنگ میں جدوجہد کی جائے جس کے نتیجہ میں انسان اپنے صحیح مرتبہ اور مقام کو سمجھتے ہوئے خدا ترسی اور خدا شناسی کی قابلیت اپنے اندر پیدا کرے اور اسلامی اصول اپنا کر قرب الٰہی میں ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا چلا جائے۔ گویا اذیت والحاد کے اس پُر آشوب دور میں مسیح محمدی اور امام مہدی علیہ السلام کی یہ برگزیدہ اور مقدس جماعت ہی عالمگیر غلبۂ اسلام کی علمبردار ہے اور یہ امر تشریح کا محتاج نہیں کہ اس عظیم مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جانی و مالی ہر قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے جس طرح اسلام کے دور اول میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جانی و مالی ہر طرح کی قربانیاں دے کر اسلام کو پروان چڑھایا اسی طرح اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا موجودہ دور بھی ہم سے اشاعت اسلام کے لئے انتھک جدوجہد، سعی پیہم اور متواتر و متواصل قربانی کا تقاضا کر رہا ہے اور اسی کا نام تحریک جدید ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"

(الفضل جلد ۳۲ نمبر ۲۸۰)

اسی طرح حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے...... اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا۔ کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے۔ اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں"

(خطبہ جمعہ ۳۰ر اپریل ۱۹۴۴ء الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۰۲)

ایک اور موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے۔ جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اور اس کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے"

(بدر ۴ر جنوری ۱۹۵۵ء)

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک آنے والے ہر نبی اور رسول کے ذریعہ قائم کردہ الٰہی جماعت کو مخالفین و معاندین کی طرف سے ہر طرح کی مزاحمت و مخالفت، شدائد و مصائب اور ایذاء دہی کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن انہوں نے ثابت قدمی استقلال اور ایثار کے ساتھ ہر دکھ جھیلا۔ ہر مصیبت برداشت کی۔ اور آخر کار کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی جماعتوں کا قیام اور طاغوتی طاقتوں کا انہیں نیست و نابود کر دینے کا اہتمام ایک لازم و ملزوم امر ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ط مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

(سورۃ البقرہ: آیت ۲۱۵)

ترجمہ: کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی (بھی) پہنچی اور تکلیف (بھی) اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تاکہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ رہنے والے ایمان دار کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ یاد رکھو! اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے

پس انبیاء اور ان کے متبعین مومنوں پر مصائب و مشکلات کا شدید دور آیا کرتا ہے تاکہ الٰہی جماعت کو دعاؤں کی تحریک ہو۔ ان میں انابت الی اللہ بڑھے۔ ان کا ایثار اور استقلال دنیا پر ظاہر ہو۔ اور جب اللہ کی مدد و نصرت معجزانہ رنگ میں ظاہر ہو کر ان کو کامیاب و کامگار کرے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو اور منکرین کو بھی سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملے۔ اسی الٰہی سنت کے مطابق جماعت احمدیہ پر بھی ابتلاء و مصائب کے کئی شدید اور خون آشام دور آئے جن میں سے ایک شدید ترین ۱۹۳۴ء میں مجلس احرار اسلام کی شدید مخالفت اور جماعت کو نیست و نابود کر دینے کے عزم اور جدوجہد کے نتیجہ میں رونما ہوا۔

مجلس احرار اسلام کا قیام مولانا ابوالکلام آزاد کے ذریعہ پنجاب میں دسمبر ۱۹۲۹ء کو عمل میں آیا تھا۔ جس کا مقصد مسلمانوں میں سیاسی بیداری اور شعور پیدا کرنا تھا۔ اس دور میں چونکہ ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف کانگریس کی تحریک سرگرم عمل تھی اس لئے احرار بھی اس کے شریک کار بن گئے۔ دوسری طرف قائد اعظم محمد علی جناح کی زیر قیادت مسلم لیگ مسلمانوں کے حقوق کے لئے نبرد آزما تھی۔ کشمکش کے اس دور میں احراریوں نے سیاسی میدان میں مسلمانوں کی حمایت اور ملک میں سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی مخالفت کو بوجوہ اپنا مطمح نظر بنا لیا۔ اور اس کے لئے انہوں نے جذباتیت، جھگڑا بازی اور اشتعال انگیزی کو اپنا شعار بنا لیا۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی شعلہ بیانیوں کے نتیجہ میں ہنگامہ آرائی۔ فساد انگیزی۔ قتل و غارت اور کشت و خون کا بازار گرم ہوا۔ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی سازشیں کی گئیں۔ ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپؓ کو ملائی میں زہر دیا گیا۔ ایک دفعہ ایک عیسائی اور دوسری دفعہ ایک افغان نوجوان آپؓ کے قتل کے لئے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور بشارتوں کے مطابق آپؓ کی معجزانہ حفاظت فرمائی۔

دوسرا حربہ احراریوں نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا چلایا۔ تیسرا ہتھیار یہ اختیار کیا کہ جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے یہ جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ معاذ اللہ بانیٔ جماعت احمدیہ انگریز کے جاسوس تھے اور یہ کہ احمدی، برطانوی امپیریلزم کے کھلے ایجنٹ ہیں (ملاحظہ ہو تاریخ احرار صفحہ ۱۴۲)

چوتھا ہتھیار جماعت کے خلاف اس غلط پروپیگنڈہ کی صورت میں چلایا کہ احمدی لوگ نہ صرف در پردہ انگریزی حکومت کے خلاف ہیں بلکہ اپنی طاقت بڑھا کر سیاسی اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے قادیان میں ایک متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے جس کے قوانین ملکی آئین سے متصادم ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف مسلمان عوام میں جماعت کے خلاف انتہائی اشتعال پیدا ہو گیا تو دوسری طرف انگریزی حکومت کی طرف سے جماعت کی شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر احرار نے حکومت پنجاب سے گٹھ جوڑ کر لیا اور پھر خاص طور پر قادیان میں احرار اور حکومت کی اشتعال انگیز سرگرمیاں شروع ہو گئیں چنانچہ ۱۹۳۴ء کے آغاز میں قادیان میں مجلس احرار کا دفتر قائم کیا گیا۔ پنجاب کے بعض سرکردہ علماء مولوی سید انور شاہ صاحب کشمیری وغیرہ کی طرف سے احرار کی حوصلہ افزائی ہوتی رہی۔ پھر ۲۱۔۲۲۔۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں "احرار تبلیغ کانفرنس" منعقد کی گئی۔ ایسے موقع پر حکومت پنجاب نے جماعت احمدیہ پر اپنے ایک ظالمانہ حکم نامہ میں یہ پابندی لگا دی کہ

(۱)۔ بیرون قادیان سے اس موقعہ پر لوگوں کو بلانے کے دعوت نامے منسوخ کر دو۔

(۲)۔ ۲۴ر اکتوبر تک کسی شخص کو قادیان بلانے کے لئے دعوت نامہ مت بھیجو۔

(۳) ۲۴ر اکتوبر تک کوئی جلسہ قادیان میں مت کرو۔

(۴)۔ ۲۴ر اکتوبر تک کسی ایسے شخص کو جسے تم نے بلایا ہو قادیان میں استقبال کرنے یا اس کے کھانے اور رہائش کے انتظام سے احتراز کرو۔

یعنی احمدیوں پر ہر قسم کی پابندی عائد کر دی گئی۔ اور احراریوں کو کھلی چھوٹ دی گئی۔ اور مقررہ تاریخوں پر ان کی کانفرنس قادیان میں منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس کیا تھی۔ بدزبانیوں اور اشتعال انگیزیوں کا بدترین نمونہ تھا۔ حکومت نہ صرف خاموش رہی بلکہ افسروں کا رویہ ہتک آمیز رہا۔ جماعت احمدیہ کی حالت اس وقت غالب کے اس شعر کے مصداق تھی کہ ؎

دیر نہیں، حرم نہیں، در نہیں، آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہگذر پہ ہم، کوئی ہمیں اٹھائے کیوں

الغرض احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف ۱۹۳۴ء کی منظم مخالفت مذہبی بھی تھی۔ اقتصادی بھی تھی اور سیاسی بھی۔ ان کے خطرناک عزائم اور تخریب کارانہ

مزید جو حالات کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ صاحبزادہ سید فیض الحسن سجادہ نشین آلو مہار نے لدھیانہ میں کہا:۔

"میں اس جگہ کھڑے ہو کر پیشگوئی کرتا ہوں کہ منارۂ قادیانی اُس کے بانی اور اس کی جماعت کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ اور یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔"

(اخبار زمیندار ۲ر مئی ۱۹۳۵ء بحوالہ الفضل ۱۰ر مئی ۱۹۳۵ء)

ایک سرکردہ احراری لیڈر نے کہا:۔

"ہم نے ایسا انتظام سوچا ہے اور اسے جلدی جاری کرنے والے ہیں کہ ہم احمدیوں کو سیاسی طور پر اس قدر تنگ کر دیں گے کہ وہ پانچ سال کے اندر یا تو احمدیت کو چھوڑ دیں گے یا مٹ جائیں گے۔ بڑے بڑے آدمی اس کام میں ہمارے ساتھ ہیں"

(الفضل ۷ر فروری ۱۹۳۵ء)

امیر شریعتِ احرار سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے سیالکوٹ میں تقریر کی کہ:۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری از خان کابلی صفحہ ۱۰۱ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۷ صفحہ ۵۲۹)

ایسے پُر آشوب اور بدترین حالات میں بھی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو انتہائی صبر و ضبط اور دعاؤں سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔ اور جب احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ پھینکنے کی مساعی اپنی انتہا کو پہنچ گئیں تو خدا تعالیٰ کے مقدس اور مسیحی نفس خلیفہ سیدنا محمود احمد رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے خاص القاء سے "تحریک جدید" جیسی اہم اور عظیم الشان تحریک کا اجراء ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو فرمایا جس سے نہ صرف جماعت میں قربانی و ایثار کی رُوح۔ سادہ زندگی کی عادت اور قومی مضبوطی پیدا ہوئی۔ بلکہ ساری دُنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا ایک عالمگیر اور منظم نظام بھی قائم ہو گیا۔ چنانچہ اس تعلق میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت سے اپیل کی کہ:۔

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے .... پس جیسا کہ حکومت کے بعض افراد نے ہتک کی ہے احرار کا بھی چیلنج موجود ہے۔ اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ ہتک کا بھی ازالہ کریں اور چیلنج کا جواب دیں۔ اور ان دونوں باتوں کے لئے جو بھی قربانیاں کرنی پڑیں، کریں اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی ایسی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا۔ اور ممکن ہے پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں اس لئے ہر گوشہ کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں۔ اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں"۔

(خطبہ جمعہ ۱۶ر نومبر ۱۹۳۴ء)

حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ تحریک جدید دراصل الٰہی تحریک ہے جس کا القاء خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؓ کے دل پر ہوا۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ر نومبر ۱۹۴۲ء الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۸)

اس الٰہی تحریک میں احباب جماعت کو شمولیت اختیار کرنے کے لئے حضور اقدسؓ نے ان الفاظ میں تلقین فرمائی:۔

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن من اور اپنا دھن خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"

(تحریک جدید کے پانچہزار مجاہدین صفحہ ۸)

ادھر حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ نے یہ الٰہی تحریک جاری کی اور اُدھر ۱۹۳۵ء کے وسط میں احرار کی مخالفت اپنے نقطۂ عروج تک پہنچ گئی۔ اور ملک کی تمام طاقتیں احمدیت کو کچلنے کے لئے پوری طرح سرگرم عمل ہو گئیں اور احمدیوں پر ظلم و ستم کے وہ پہاڑ توڑے جانے لگے کہ زمین باوجود فراخی کے اُن کو تنگ نظر آنے لگی۔ ایسے غیر یقینی اور خطرناک ماحول میں جماعت احمدیہ کے فتح نصیب امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۴ر مئی ۱۹۳۵ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک ولولہ انگیز خطبہ میں دشمنان احمدیت کی ناکامی کی واضح ترین خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

"تم سارے مل جاؤ اور دن رات منصوبے کرو اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچا دو اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے تُل جاؤ پھر بھی یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے۔ تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا۔ کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اُس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور میں اُن کی شکست کو اُن کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں"۔

(الفضل ۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵-۶)

اور دُنیا نے دیکھ لیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اس صراحت کے ساتھ پوری ہوئی کہ وہ احرار جو اپنی طاقت و قوت۔ جتھہ۔ بڑے بڑے لوگوں کی پشت پناہی اور حکومت وقت کی پوری حمایت کے بل بوتے پر جماعت احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے عزائم لیکر اُٹھے تھے خدا تعالیٰ نے اُن کے پاؤں تلے سے زمین کو ایسا نکالا کہ آج تک پھر اُن کے پاؤں زمین پر لگ ہی نہ سکے وہ اپنی موت آپ مر گئے اور دُنیا کے لئے عبرت کا سامان مہیا کر گئے۔ اور دوسری طرف جس الٰہی جماعت کو وہ ہندوستان سے مٹانا چاہتے تھے اور اس کے نیست و نابود کرنے کے لئے بلند بانگ دعوے کرتے تھے وہ تحریک جدید کی الٰہی تحریک کی بدولت آج ہندو پاکستان کے علاوہ دُنیا کے کناروں تک پھیلی۔ لاکھوں کی تعداد سے نکل کر ایک کروڑ سے بھی متجاوز ہو چکی ہے۔ اور دُنیا کے ہر براعظم میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے اہم فریضہ کو سرانجام دیتے ہوئے شاہراہ غلبۂ اسلام پر گامزن اور اپنی فتح و ظفر مندی کے پرچم لہرا رہی ہے۔ اور ہم آج بجا طور پر بڑے فخر کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

بانیٔ تحریکِ جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:۔

"یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روزِ ازل سے تحریکِ جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔"

(تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین صفحہ ۲۱)

اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر اس الٰہی تحریک کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ہش ۱۹۸۳ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کر سکتے ہیں اور اس طرح قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مطالبۂ تحریکِ جدید ..... تحفظِ حقوقِ نسواں

از محترم منظور احمد خان صاحب ستوز ایم-اے وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

معاندینِ اسلام واسلامی شریعت کی جانب سے اسلام پر یہ بہتان اکثر باندھا جاتا ہے کہ اسلام میں عورت کو مرد کے مساوی حقوق حاصل نہیں اور اس کا ایک جنس سرمایہ کی حیثیت سے استحصال کیا جاتا ہے اس ضمن میں بالعموم دو اُمور بطور دلیل پیش کئے جاتے ہیں۔ اوّل تعدد ازدواج اور دوم پردہ اور ان ہر دو مہمل تصورات کی مخالفین کی طرف سے اس شدومد سے اشاعت کی گئی ہے کہ خود فرزندان و دختران اسلام کے اذہان بھی ان لغو تصورات سے مسموم ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں اسلامی ضابطوں کو جس رنگ میں پیش کیا جاتا ہے اس میں ان شرائط و مقاصد کو کلیتہً نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو ان کو نہ صرف حسن و دلکشی عطا کرتے ہیں بلکہ نوع انسانی کی احتیاجی مصائب و مشکلات کا حل بھی پیش کرتے ہیں جو عمرانی دور معاشرتی تغیرات وحادثات کے نتیجہ میں اکثر وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

اسلامی ضابطۂ حیات کو نوع انسانی کے روبرو پیش کئے ہوئے قریباً چودہ سو سال کی مدت مدید گذر چلی ہے اور اب بھی ایک وسیع خطۂ زمین ایسا موجود ہے جہاں سیاسی وسماجی اعتبار سے اسلام کو تسلط و برتری حاصل ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بلا استثناء ان تمام خطّہ ہائے زمین میں اسلام اپنی حقیقی شکل و صورت میں جلوہ گر نہیں لیکن اس کے باوجود اس کی صدیوں کی تعلیم وتلقین کا اثر و نفوذ آج بھی غیر محسوس طور پر کارفرما نظر آتا ہے۔ لہذا اس زاویہ ہائے نظر سے تعدد ازدواج کی شرح اور نسبت کا اگر جائزہ لیا جائے تو حقیقت سامنے آتی ہے کہ اس تعلق میں جو قیود اسلام کی جانب سے عائد شدہ ہیں اُنہوں نے اس اسلامی دستور کو موردِ اعتراض اعداو نہیں بننے دیا ہے۔ جیسا کہ ولیم کیبلی رائٹ اپنی تصنیف "فلاسفی آف ریلیجنز" میں کہتا ہے کہ

"تمام ادوار میں اکثر مسلمان ایک بیوی پر اکتفا کرتے تھے"

لیکن اس کے برعکس معاندین ذرا اپنی اپنی ارض مقدسہ کا جائزہ لیں جو اصولاً تو یک زوجگی کو ہی جائز و مناسب تصور کرتے ہیں لیکن کثرت شوی وزوجگی کی جو بھیانک صورتیں ان ممالک میں اب جاری وساری ہیں ان کی توحد و بست کے تمام معیار تخیلات ہی مہمل ہو کر رہ گئے ہیں۔

چنانچہ الیرٹ درسٹس ویسٹ کا مصنف پی کوڈانڈا راؤ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس میں اے ای-کرلے کے مضمون کے حوالہ سے ۱۹۳۹ء میں رقمطراز ہے کہ:-

"یہ حقیقت ہے کہ مغربی اقوام میں کم از کم پچاس فیصد مباشرتیں شادی بیاہ کے بندھنوں سے باہر وقوع میں آتی ہیں"

اسلامی پردہ کا بھی جو ہولناک تصور ان معاندین و مخالفین نے پیش کیا ہے اس کی کیفیت بھی کچھ وہی ہے جو کثرت ازدواج کی ہے کہ انہوں نے اپنے خود ساختہ تصورات کو اسلامی پردہ قرار دیدیا ہے۔ گویا اسلام میں عورت کو اس طرح محصور و مقید رکھا جاتا ہے کہ جس طرح خطرناک مجرموں کو قید وتنہائی میں رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ معاندین تو ہمہ دانی اور ہمہ آگہی کے دعویدار ہیں۔ کیا ان کو اسلام کے دور اوّل کی تاریخ میں اس مذکورہ پردہ کی کہیں کوئی ایسی مثال نظر آتی ہے جس کو یہ اسلام سے منسوب کرتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس کا جواب اگر انفعالی خامشی ہے تو پھر یہ اس ہٹ دھرمی کے کیوں مرتکب ہوتے ہیں۔ ہاں! اگر ان کو تحقیقی اسلامی پردہ بھی صحت انسانی کے منافی نظر آتا ہے۔ بعض ان کے اس میں بعض نسوانی اعضا بادو نور کی فرحت سامانیوں اور فضائے لسیط کی صحت نوازیوں سے محروم رہتے ہیں تو خود ان کے متعلق اس صحرائی مخلوق کا یہ ادعا بھی تو قابلِ توجہ ہے کہ ان کی نیم ساتری بھی مقتضائے فطرت کے منافی ہے۔ اگر یہ معاندین کے نزدیک انسان کی تہذیبی و تمدنی ارتقاء کی دین ہے تو پھر اسلامی تہذیب و تمدن تو اس ارتقائی سفر میں ان سے کئی قدم آگے نظر آتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان مخالفین و معاندین نے انسانی تہذیب و تمدن کے اسباق اسلامیوں سے ہی پڑھے تھے لیکن ان کی روح تک ان کی رسائی نہ ہو سکی یا یہ کہ ان کا میلانِ طبع اس کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہو سکا۔ چنانچہ ان کے آباد اجداد کے ذوقِ سلیم اور ذہن مستقیم نے ابتداءً اسلامی ثقافت و معاشرت کے بعض لطیف و لطیف پہلوؤں کو اپنایا لیکن پھر ان کو انکی اولاد کے رجحان طبع کی رجعت پسندی نے اس کی اصل کو مسخ کر کے نہ صرف اس پر قانع کر دیا بلکہ اُس کی کُنہ پر معترض بھی ہو بیٹھے۔ زرنہ اعزاز و اکرام نسواں کے تعلق میں ان کی تہذیب و تمدن کے اصل خط و خال کو ایسٹ ورسس ویسٹ کا مصنف ہی پی۔ کوڈانڈا راؤ ان الفاظ میں پیش کرتا ہے:-

"انگلینڈ میں ۱۷۹۷ء کے آواخر میں بھی عورت کے ساتھ املاک جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ زوجہ فروشی اور زوجہ خریدی زندگی کا اہم جزو تھا۔ زوجہ فروشی کے سلسلہ میں خاوند اپنی بیویوں کے گلے میں رسی باندھ کر بازار میں لے جاتے تھے اور گواہوں کے روبرو ان کی جانوروں کے ساتھ خرید و فروخت کرتے تھے"

یہ مصنف اس ضمن میں مزید حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ان کا مذہب بھی اس بدعنوانی سے مُبرّا نہ تھا بلکہ اس کاروائی میں برابر کا شریک نظر آتا ہے۔

"مثلاً فروری ۱۷۹۰ء میں ایک عورت جس سے اس کے شوہر نے بیوفائی کی تھی اور چرچ کی متواتر اخراجات کے باعث وہ چرچ پر اک بار تھی چنانچہ خود چرچ کے کارندوں نے ہی اس کو بازار میں دو شلنگ میں فروخت کر دیا"

یہ حقوق نسواں کے علمبرداران نو کی تہذیب و تمدن کی ایک ایسی ادنیٰ سی جھلک ہے کہ ان مدعیان کو اسلامی ثقافت و معاشرت پر معترض و طعنہ زن ہونے سے قبل اس پر اک نظر ڈالتے ہوئے اس دور پر بھی نظر کرنا چاہیئے جبکہ وسیع اسلامی مملکت کا خرقہ پوش مگر اولوالعزم اور جلیل القدر سربراہ عمر بن خطّابؓ رات کی تاریکی میں اس بیوہ کے حجرہ کی جانب رواں دواں تھا جس کے ان یتیموں کا آزوقہ بار دوش تھا جو کئی وقت سے نانِ شبینہ کو محتاج تھے۔ اور اس کا تمام وجود اس خیال سے لرزاں و ترساں تھا کہ وہ اس شہنشاہوں کے شہنشاہ مالکِ کُل کائنات، ارض و سماء اور داورِ حشر کو اپنی فروگذاشت و تغافل کا کیا جواب دیگا جس نے اپنی بے کس اور بے بس مخلوق کی جانیں اُسکے سُپرد فرمائی تھیں؟ ببیں اِیں تفاوت ......

پھر یہی مصنف رابرٹ ہرائی ثالث کا حوالہ دیتے ہوئے ایک دوسری تہذیب کی یوں عکاسی کرتا ہے۔

"ہندوستان کے قدیم تاریخی کے قوانین سے تصریح کرتے ہیں کہ کوئی نوجوان لڑکی یا عورت اپنی مرضی سے کوئی کام سرانجام نہیں دیتی خواہ وہ خود اپنے گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔ بچپن میں اسے اپنے باپ کی مرضی کا پابند ہونا چاہیئے جوانی میں اپنے خاوند کی اور اگر وہ فوت ہو جاتا ہے تو پھر اُسے اپنے بیٹوں کی مرضی کا پابند ہونا چاہیئے اور اس کو کبھی بھی ذی اختیاری نہ دکھانا چاہیئے۔ اس کو اپنے خاوند کی خدا کے مانند پرستش کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ بدکردار زانی اور تمام محاسنِ اخلاق سے عاری ہو"

الغرض اکثر تہذیبیں صنف نازک کے تعلق میں اسی نوع کی روش کا مظاہرہ کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ صرف اسلامی تہذیب کا خاصہ ہے کہ جس میں نوع انسانی نے پہلی مرتبہ عورت کے مقام و مرتبہ کو نئی نئی بلندیوں پر متمکن و سرفراز پایا اور اس کے حقوق و اختیارات کے ایسے منفرد، ممتاز اور یگانہ روزگار مناظر دیکھے کہ خود عائدین اسلام بھی تحیر و استعجاب کے عالم میں منشاءِ ایزدی اور اُسوہ مُصطفوی کے روبرو سرنگوں ہیں۔ مساوات اور پھر اس میں بھی عورت کے تفوق و تقدم کی ایسی نظیریں اور مثالیں قائم ہوئیں کہ خود عورت کا پرواز تصور بھی ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔

جب عورت خود ہی ملک متصور ہوتی ہو تو مالکہ ملک کا خیال تو یقیناً بعید از وہم و گمان تھا لیکن اسلام کے منصۂ شہود پر آنے کے بعد عورت کے حقِ ارث و توریث کو قبول کیا گیا اور اس کو اس پر کلی متصرفانہ و مالکانہ حقوق حاصل ہوئے اور یہی وہ مقام تھا کہ جہاں اس کو اس معمورۂ عالم میں اپنی ہستی کی انفرادیت کا احساس پیدا ہوا اور پھر اس کی ذات ہمہ صفات سے ان حسنات و خیرات فاضلہ کا ظہور عمل میں آیا جو نہ صرف ان کی نجات و فلاح دارین کا موجب ہوا بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے ایسا قابلِ رشک و تقلید نمونہ ٹھہرا کہ تاریخ نسواں اس کی نظیر لانے سے قاصر ہے۔

لیکن ان حسنات فاضلہ اور خیرات کاملہ کے وجدان و شعور کے لئے علم و عرفان کی روشنی لازمی و ضروری قرار پاتی ہے لہذا اسلام نے مرد و زن کی ہر دو اصناف کو علم و فن کے حُصول کی مساوی طور پر ترغیب دی ہے لہذا قرون اولیٰ میں اسلام کی اس فقید المثال تعلیم و تلقین کے نتیجہ میں اس دور کی بزرگ خواتین نے مروجہ علوم و فنون یعنی علم قرآن، علم تفسیر، علم تاریخ، علم فقہ، فن طبابت، فن خطابت اور فن حرب و

ضرب میں بھی ایسی مہارت و دسترس بہم پہنچائی ہے کہ بعض بزرگ و جید صحابہ نے بھی بعض علوم کے تعلق میں خواتین مبارکہ کے ہی سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے ہیں اور گاہ گاہ امور خلافت کی بجا آوری کے لئے خلفائے راشدین نے فقہی امور کے سلسلہ میں ازواج مطہرات سے ان کی اہلیت و علمیت کے مدنظر ان سے استمزاج فرمایا اور ان کی عبقریت و صلاحیت سے فائدہ اُٹھایا۔

پھر یہ سلسلہ انہیں بزرگ خواتین تک محدود نہیں رہا بلکہ ان کی تقلید میں مستقبل کی مسلم خواتین نے اپنی ممتاز و مفتخر حیثیت کو قائم رکھا چنانچہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کے بعض نامور متاخرین بھی ان سے کسب علم و فن کرتے رہے ہیں۔

فن حرب و ضرب ایک ایسا فن ہے جو مردانہ قوت و ہمت کا مطالبہ کرتا ہے اور عورت کی فطری نزاکت و لطافت اس کی مشق و فن کی متحمل نہیں ہو سکتی لیکن تاریخ گواہ ہے کہ عورتوں کی شجاعت و جرأت نے کبھی کبھی مسلمانوں کی ناگہانی پسپائی و شکست کو پیشانی و فتح و ظفر سے بدل دیا اور مسلمانوں کی شجاع و جری قوم کو ہمیشہ کے لئے داغ ہزیمت سے بچا لیا۔

الغرض اسلام کی تعلیمات و تلقینات کے یہ وہ انعامات و احسانات ہیں جنہوں نے طبقہ نسواں کو اس معمورہ میں سرفراز و سربلند کیا اور ان کی شرف و بزرگی کو ان قلوب و اذہان میں ہمیشہ کے لئے راسخ کر دیا جو اس مظلوم مگر معصوم طبقہ کو ذریعہ ذنب و تعیش گردانتے تھے۔ یہ وہ اعزاز و اکرام تھا جو اس صنف کو کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔ کہاں تو زبان بندی کا یہ عالم کہ لب کشائی جُرم و گناہ کہاں جنبشِ لب مشرکین و مجرمین کے لئے بھی حفظ و پناہ۔ اور پھر ایسی حفظ و پناہ جس کا تمام قوم کے لئے پاس و لحاظ ضروری ٹھہرا۔ یہ وہ توقیر و تکریم ہے کہ چشم دُنیا نے کبھی ملاحظہ و مشاہدہ نہ کی تھی۔

آج بظاہر مہذب و متمدن دُنیا عورت کے حقوق و اختیار اور عزت و احترام کی دعویدار تو ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی دیرینہ ذہنیت میں ہنوز کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ عورت آج بھی ہوس دُنیا کی شادکامیوں اور لطف اندوزیوں کا ذریعہ ہے لیکن انداز و اسلوب وہ اختیار کیا جاتا ہے کہ اس توقیری توہین میں عورت بھی مسرور و مگن اور برابر کی شریک ہے ماضی میں اگر اُس کی جسمانی توہین و تحقیر حرم سراؤں اور شیش محلوں کی خلوتوں میں ہوتی تھی تو آج کے مانی و بہزاد نے اس کی رُوح کو گلی کوچوں کی جلوتوں میں ننگا کر دیا ہے۔ لیکن وائے حسرت کہ پہلے عورت اپنے اس سلوک پر نالاں تھی تو آج خنداں نظر آتی ہے۔

صرف مذہب اسلام ہی ہے جس نے عورت کی حقیقی تقدیس و توقیر کی تعلیم دی اور اس کے وجود ہستی کی اہمیت کو اس معمورۂ عالم میں جائز مقام عنایت فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں عورت نے اپنی شخصی و ذاتی حیثیت سے وہ اعمال صالحہ انجام دیئے جو خود اس کی نجات اُخروی اور فلاح دنیوی کے موجب بھی ہوئے اور اک عالم نے ان نعمتوں و برکتوں سے استفادہ کیا۔ آج دُنیا نے ہی نہیں بلکہ خود اُمّت مسلمہ نے اسلام کی اس حسین تعلیم کو بھلا دیا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ جو تقدیر خداوندی سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم کی گئی ہے وہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس معاشرتی و سماجی پہلو کو بھی اُسی انداز میں پیش کر رہی ہے جو قرون خیر میں دُنیا نے مشاہدہ کیا تھا۔ اس جماعت کی مستورات کو اس دَورِ پُر آشوب میں بھی، وہی مقام و مرتبہ حاصل ہے جو اسلام نے ان کو عطا کیا ہے۔ لہٰذا وہ ہر اُس شعبہ حیات میں سرگرم عمل نظر آتی ہیں جو انسانیت کی فلاح و بہبود میں ممد و معاون ہے۔ وہ دراصل۔ درسے۔ کستنے اللہ کے دین اور اس کی مخلوق کی خدمت میں تہ تن مصروف و منہمک ہیں۔ کہیں وہ معلّمہ کی حیثیت سے جہل و بے خبری کی تاریکیوں کو اذہانِ نو سے دُور کر رہی ہیں تو کسی جگہ تقیم و درماندہ اور زار و نزار اجسام انسانی کی معالجہ و طبیبہ ہیں اور اُن کو ازسرِ نو زندگی کی تاب و توانائی عطا کر رہی ہیں اور کہیں بطور مدیرہ کے ان پاکیزہ خیالات کی ترویج و اشاعت کر رہی ہیں جو ایک صحت مند معاشرہ کی تشکیل میں معاون ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں ہر ہر فرد اپنے گھر کی محدود و چہار دیواریوں میں تو ہمہ وقت کی مربّیہ ہے جو مخلصانہ اور درد مندانہ جوش و خروش سے آئندہ نسل کی صالح تربیت میں کوشاں ہے۔ ...... مزید برآں اگرچہ یہ اپنے محدود و مخصوص حلقہ میں دینِ متین کی تبلیغ و اشاعت میں بھی مُیسرہ مواقع کی رعایت سے اپنا بہترین کردار ادا کرتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس پیغام حق کی وسیع اشاعت و ترویج کے لئے ان ذرائع تبلیغ کو بھی مالی تعاون پیش کرتی ہیں جو اس فریضہ کو کما حقہٗ ادا کرتے ہیں اور ان کی جانب سے اس سلسلہ میں اکثر ایسی شیفتگی اور شیدائیت کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ جو نہ صرف ان کی صنف مخالف کے لئے رشک آفریں ثابت ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات اخلاص و فدائیت کی تاریخ میں نشان منزل کی حیثیت رکھتا ہے۔

چنانچہ ان کے اس والہانہ جذبہ کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ گذشتہ سال تحریکِ جدید کے دفتر سوم کی احسن تکمیل کی ذمہ داری مستورات جماعت کو تفویض کرتے ہوئے فرمایا: ۔

"..... لجنہ کے بارے میں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب یہ کسی کام کو ہاتھ میں لیتی ہیں تو ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا جائے اور خدا کے فضل سے فاستبقوا الخیرات کا یہ حسین نظارہ سامنے آتا ہے۔"

حضور اقدس کی ستائشی تحریک و تحریض پر جو آثار نظر آ رہے ہیں اُن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مستورات اپنی اس للّٰہی جد و جہد کو ایک بار پھر تاریخ ساز جد و جہد ثابت کر دیں گی۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان مساعی کو شرفِ اجابت و قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

مستورات جماعت کی یہ والہانہ و جان نثارانہ مساعی جمیلہ جماعت کے احباب کے لئے بھی ترغیب و تشویق کا موجب ہونا چاہئیں کیونکہ حضور پُر نور نے جہاں مستورات کو دفتر سوم کی تکمیل کی جانب متوجہ فرمایا ہے وہاں دفتر اوّل اور دوم کے مجاہدینِ مرحوم کی اولادوں کو ان مرحومین کی جانب سے چندہ تحریکِ جدید ادا کرتے ہوئے ان کے نام کو تا قیامت ان دفاتر میں زندہ رکھنے کے لئے خاص تلقین فرمائی ہے۔ تاکہ ان کی اولادوں کا یہ اقدام آخرت میں ان مرحومین کے بلندی درجات کا موجب ہو اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اس کی احسن رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جالندھر میں

آل پنجاب ویکلی ایڈیٹرز کانفرنس

مورخہ ۱۳-۱۱-۸۳ کو جالندھر میں آل پنجاب ویکلی ایڈیٹرز کانفرنس شری گورونانک لائبریری کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ ہفتہ وار اخبار بدر قادیان کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ خاکسار جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر اخبارات کی نمائش لگائی گئی جس میں بدر کا خلافت نمبر رکھا گیا۔ الحمد للہ کہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دیگر ایڈیٹرز کے علاوہ چوہدری جگجیت سنگھ اور شری رام لال چیتی ایم ایل اے صاحبان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا جسے ہر دو نے بخوشی قبول کیا۔ اسی طرح خاکسار کو کانفرنس میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت بھی دی گئی چنانچہ خاکسار نے اخبار نویسوں کو انکی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلاتے ہوئے قومی ایکتا اور اجتماعیت پر زور دیا۔ اور بتایا کہ اخبارات کو امنِ عامہ استوار کرنے کے لئے بہتر کردار ادا کرنا چاہیئے۔ کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں یونین کے صدر بے انت سنگھ صاحب سرحدی کو مبلغ ۔/۳۱۰۰ روپے کا چیک اور ایک شال دیکر عزت افزائی کی گئی۔ (نامہ نگار)

اعلان برائے لجنات اماء اللہ بھارت

ماہ دسمبر میں مقررہ شدہ تاریخوں میں جلسہ سالانہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد مبارک ہے کہ ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی عہدیدار یا نمائندہ جلسہ سالانہ میں ضرور شرکت کرے۔ اس لئے جملہ لجنات اس طرف خاص توجہ دیں۔ اوّل تو لجنہ کی صدر یا کوئی عہدیدار جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہو۔ اور اپنی مشکلات اور تجاویز نوٹ کر کے ساتھ لائے۔ اگر کسی خاص مجبوری کی وجہ سے وہ شریک نہیں ہو سکتیں تو کسی ایسی نمائندہ کو بھیجیں جس کو آپ کی لجنہ کے جملہ امور کا پورا پورا علم ہو تاکہ وہ مجلس شوریٰ میں شرکت کرے اور آپ کی تجاویز اور آپ کی لجنہ کی مکمل رپورٹ مرکز میں دے سکے۔ اور مرکز کی طرف سے دی گئی ہدایات کو اچھی طرح سے سمجھ کر اور نوٹ کر کے آپ تک پہنچا سکے۔ جس کو آپ نمائندہ بنا کر بھیجیں اس کے پاس صدر لجنہ کی تصدیقی چٹھی ہونی چاہیئے۔ اُمید ہے اس طرف تمام لجنات خصوصی توجہ دیں گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ولادت

مکرم لئیق احمد صاحب عارف مقیم جام نگر گجرات اسٹیٹ کو ۱۲ر نومبر ۱۹۸۳ء کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "سلمیٰ طاہرہ" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ کی صحت و عافیت درازیٔ عمر۔ نیک و صالحہ بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان کی پوتی ہے۔ چوہدری صاحب موصوف نے اس خوشی میں مد صدقہ میں پانچ روپے اور شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے اور اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ (ادارہ)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

از محترم فرحت الدین صاحب سکندر آباد

۱۹۳۴ء کا سال بڑا پُر آشوب سال تھا۔ اور یہ زمانہ جماعت احمدیت کیلئے بے حد نازک زمانہ تھا۔ اس وقت مخالفت انتہا پر تھی۔ اور جماعت کے مخالفین اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے کہ اس جماعت کو نیست و نابود کر دیں گے اور ان سب نے متحدہ محاذ جماعت کے خلاف قائم کر کے ایک طرف تو سادہ لوح عوام میں غلط فہمیاں پھیلانی شروع کر دی تھیں اور دوسری طرف حکومتِ انگریزی کے ایک حصّہ کی پشت پناہی حاصل کر رہے تھے۔ اس وقت احرار کا فتنہ بھی شدت پر تھا۔ اور یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے بظاہر حالات ایسے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ جماعت کا شیرازہ بکھرنے کو ہے لیکن وہ قادر خدا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی برگزیدہ جماعت کے لئے بڑی غیرت رکھتا تھا وہ اب بھی جماعت کے ساتھ تھا اس کے فضل کا سایہ جماعت احمدیہ کے اولوالعزم خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے سر پر تھا۔ وہ روح القدس سے اس جری خلیفہ کی تائید کر رہا تھا چنانچہ اس وقت آپ نے احرار کے فتنہ کے خلاف یہ اعلان فرمایا کہ

"مَیں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔"

اس اعلان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپکے دل میں وہ سکیم القاء کی جو "تحریکِ جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ مَیں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں مَیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک نہیں تھی مَیں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور مَیں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ پر احباب کرام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"ہمارے جلسہ پر یورپ کی اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید فام لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

حضرت اقدس کی ایک عظیم الشان رؤیا بھی اس ضمن میں پوری ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"۱۸۹۱ء کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب مَیں نے اس دوسرے کی طرف رُخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اسے مَیں نے مخاطب کر کے کہا مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے وہ میری اس بات کو سُن کر بولا ایک لاکھ نہیں ملے گی۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا تب مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدا تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت مَیں نے یہ آیت پڑھی كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ"

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۷-۹۸ بحوالہ تذکرہ چوتھا ایڈیشن صفحہ ۱۷۷، صفحہ ۱۷۸)

پس تحریک جدید بلاشبہ الٰہی تحریک ہے اور ان تدابیرِ حسنہ میں سے ایک تدبیر ہے جسکی بشارت پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے موقع پر دی تھی۔ نیز جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے "تحریکِ جدید" کا اعلان فرمایا اور جماعت کے سامنے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی جانیں اور اپنے اموال پیش کرنے کا مطالبہ رکھا تو لوگوں نے غزوۂ تبوک کی طرح اپنی جان اور مال خدا کے راستہ میں پیش کر دیا چنانچہ پانچ ہزار مجاہدین نے اس جہاد میں حصہ لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ رؤیا کے صادقہ کے مصداق بنے۔ الحمد للہ

الٰہی تحریک "تحریکِ جدید" کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے سامنے ایک نیا اور وسیع نظام رکھا جو نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ اس نظام کی کئی شاخیں مقرر کی گئیں جو بعض تبلیغ کے ساتھ بعض تربیت کے ساتھ اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ اور ان سب کاموں کو چلانے کیلئے ایک خاص چندے کی تحریک کی گئی جو "چندہ تحریکِ جدید" کہلاتا ہے۔

تحریکِ جدید کے نظام کے تحت جماعت کی تربیت و اصلاح کا جو کام رکھا گیا اس کیلئے بعض معین اصول مرتب کئے گئے مثلاً

(۱)۔ ایک سے زیادہ کھانا نہ کھاؤ۔ (۲)۔ سینما اور تھیٹر نہ دیکھو۔ (۳)۔ بے کار نہ رہو۔ (۴)۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ (۵)۔ کسی جائز کام کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھو۔ (۶)۔ لباس اور زیورات میں روپیہ ضائع نہ کرو۔ (۷)۔ دینی اور جماعتی ضروریات کیلئے زیادہ سے زیادہ روپیہ بچاؤ۔ (۸)۔ رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھو۔ (۹)۔ دعاؤں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی میں کوشاں رہو۔ (۱۰)۔ حلف الفضول کی قسم کا معاہدہ کرو کہ ہم امانت عدل و انصاف قائم کریں گے۔

اور ایک عالم گواہ اور عینی شاہد ہے کہ ان بابرکت اصولوں پر عمل پیرا ہو کر جماعت نے سادہ زندگی گذارنے اور روحانیت میں ترقی کرنے اور دین کی ضرورت کو دُنیا پر مقدم رکھنے کی روش پر چل پڑی جس کے نتیجہ میں آج جماعت کا قدم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے اور جماعت بڑی تیزی سے ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔ الحمد للہ

دوسرا حصہ تحریکِ جدید کے نظام کا تبلیغ اسلام سے تعلق رکھتا تھا چنانچہ اس تحریک کے نتیجہ میں ہندوستان کے علاوہ بیرون ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا ایک جال پھیلا دیا گیا۔ آج اس الٰہی تحریک کے نتیجہ میں سرفروشانِ احمدیت اسطرح دُنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے کہ عملاً آزاد دُنیا کا کوئی خطہ ان سے خالی نہ رہا۔ برطانیہ۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ جزائر غرب الہند۔ مغربی جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سویڈن اسپین۔ لبنان۔ شام۔ مشرقی افریقہ میں کینیا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا۔ مغربی افریقہ میں نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون لائبیریا۔ ماریشس۔ ملایا۔ بورنیو۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں مجاہدین اسلام دن رات تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لا رہے ہیں۔ قرآن کریم کی اشاعت اور مختلف زبانوں میں تراجم وغیرہ کا کام بھی زوروں پر ہے۔ اب تک پندرہ زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اور مساجد کی تعمیر اور لٹریچر کی اشاعت اسکے علاوہ ہے۔ اور تبلیغ و اشاعت کا کام بفضل تعالیٰ روز افزوں ترقی پر ہے اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریکِ جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تحریکِ جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصّہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہونگے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تحریکِ جدید کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"اس روحانی مہم کو تمام اکناف عالم میں پھیلانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اسکے القاء سے حضرت مصلح موعودؓ نے نومبر ۱۹۳۴ء سے تحریکِ جدید کا اجراء کیا تھا۔ دوست جانتے ہیں کہ اس تحریک کے ذریعہ دُنیا کے بہت سے ممالک میں عیسائیت کا زبردست اور خوش کن اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے۔"

غرض تحریکِ جدید وہ الٰہی تحریک ہے جس کے نتیجہ میں ہر دَور میں پہلے سے بڑھ کر اشاعت اسلام و تبلیغ دین الٰہی کے کام میں وسعت پیدا ہوئی اور ہو رہی ہے ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر فرد جو احمدی کہلاتا ہے۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے پہلے سے زیادہ آگے بڑھ کر قربانیاں پیش کرے اور کرتا چلا جائے اور حضرت مسیح پاکؑ کی فوج میں شامل ہو کر رضائے الٰہی حاصل کرے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ تحریکِ جدید کے تسلسل میں ۱۹۸۹ء تک دُنیا کے سو ممالک میں تبلیغی مراکز اور مساجد قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کی خواہش کو پورا کرے اور کرے گا۔ انشاء اللہ آئیے ہم اپنے آقا کی اس خواہش کو پورا کرنے میں شرح صدر سے حصّہ لیں۔ ہم بھی وہی قربانیاں پیش کریں جو ہمارے بزرگوں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت مولانا نورالدینؓ نے پیش کی تھیں۔ ہم بھی اس مقصد کو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھیجے گئے تھے پیش نظر رکھ کر آگے بڑھیں اور غلبۂ اسلام کی اس آسمانی مہم میں حصّہ دار بنیں تا کہ آئندہ نسلیں ہم پر فخر کر سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک خلیفہ کے حضور وہ متاع پیش کریں جو تقاضائے وقت ہے اور تقاضۂ تحریکِ جدید ہے۔

؏ زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند ❋

ایک انقلاب آفرین الٰہی تحریک

از محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس

تصویر کائنات کے رنگ و نور کا کیا کہنا، دیکھنے والی آنکھ اس میں حُسن و جمالِ یار کے منظر دیکھ لیتی ہے۔ دُنیا میں تحریکیں تو بہت ساری پیدا ہوئیں جو بادل کی طرح گرجیں، برسیں اور دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئیں۔

ان تحریکوں کے درمیان ایک ایسی تحریک کا بھی آغاز ہوا، جو آسمان سے پوشاک جدید پہن کر اُتری اور پردہ غیب سے اُسکے امدادی سامان پیدا ہوئے۔ اس تحریک کے بنانے والے نے اسکو اپنی ذہنی خوبی اور دماغ سوزی سے نہیں بنایا بلکہ نور الٰہی سے منور یہ تحریک ایک خالص الٰہی تحریک تھی۔ جو آغوش احمدیت میں پیدا ہوئی جسکو ایجادی طور پر ایک عہد مخلص بندۂ خدا، مردِ مومن کا دستِ مسیحا چھو گیا، جو ایک موعود باپ کے مبشر بیٹے کا ہاتھ تھا۔ اس الٰہی تحریک کا قصۂ دلِ اس قدر طویل ہے کہ اس کے تذکرہ سے بات بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ ۱۹۳۴ء میں جو ایک ننھا سا بیج بویا گیا آج وہ ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر کے پھلوں اور پھولوں سے لدا پھندا اپنوں اور غیروں کو اپنی شیرینی و لطافت سے لطف اندوز کر رہا ہے۔

اس الٰہی تحریک کے انقلاب آفرین منظر اسلام کی تعلیم و تربیت، تبلیغ و ترقی کے ماضی کو والہانہ انداز میں آنکھوں کے سامنے کھینچ لاتے ہیں اور پوچھتے ہیں وہ حامل شہسوار کہاں گئے اور انکا ترجمانِ اسلام والا قافلہ کس منزل میں ہے؟ وہ عربی خلفاءٗ اور حکمران کہاں ہیں جنکے جوش و خروش اور دم قدم سے انسان خدائے بزرگ برتر کا کلام سُنتا تھا۔ جنکی جہانگیری رفاہ عام و فلاح عوام تھی جو مشرق اور مغرب کے مربّی اور یورپ و ایشیاء کے نشاۃ ثانیہ کے بانی تھے۔ جنکی فتح و نصرت کے آجانے تاریک دور DARK AGES کے لئے روشنی کے بلند منار ثابت ہوئے۔

اس کے بعد بڑی انقلابی ہوائیں، مختلف تحریکوں پر چلی ہیں، جو کبھی یورپ سے اُٹھیں، تو کبھی ایشیا سے، تہذیب و تمدن، علم و ادب، اخلاق اور مذہب و ملّت تک کو یہ متاثر کر گئیں۔ پوپ کی عظمت اور کلیساء کی عظمت کو دلوں سے ہٹا کر یہ آزاد خیالی کی رو نے فکر و فلسفہ کو تقلید کی بندھنوں سے آزاد تو کیا مگر نشاۃ ثانیہ RENAISSANCE. کو روحانی اعتبار سے اُبھرنے نہ دیا۔

"ہُوا میں اُڑ گئے زمانے، گئیں بے کار فریادیں"

یورپ کے صنعتی دور نے ایک نئی فوجی طاقت کو جنم دیا جس نے جنگ عظیم کے شعلوں میں دُنیا کو جھونک دیا۔

خود ہمارے ملک میں بڑی بڑی تجدیدی تحریکیں اُٹھیں اور اُنکے بنانے والے بھی بڑی نامور شخصیتوں کے مالک تھے شبلی حالی، سرسید، عبد اللہ بٹالوی، عطاء اللہ شاہ بخاری، ثناء اللہ امرتسری، حسین احمد مدنی، علامہ اقبال، علامہ مشرقی، مولانا آزاد، قائد اعظم، مولانا مودودی وغیرہ وغیرہ۔ جو دھوپ میں سایوں کی طرح گذر گئے لیکن انکے بالمقابل احمدیت کی آغوش میں پیدا ہونے والی "تحریکِ جدید" جسکو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قادیان سے جاری فرمایا تھا آج تک زندہ و جاوید ہے۔

اُس کی حیثیت ایک تناور درخت کی سی ہے، جس کی شاخیں زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور تبلیغی اعتبار سے اپنی فتح و نصرت کی جھنڈیاں لہرا رہی ہیں، اسکا تازہ کارنامہ سرزمین اسپین میں سات سو سال کے بعد پہلی مسجد کی تعمیر ہے۔ پھر کیا یورپ، کیا امریکہ، کیا افریقہ غرض کہ ہر براعظم میں خدا کے گھر تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ ایک اور مسرت انگیز خبر یہ آئی کہ آسٹریلیا کے دار الخلافہ سڈنی میں پہلی مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھدیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے تراجم دُنیا کی مختلف زبانوں میں اس تحریک نے کئے، مساجد، مدارس، کالج، ہسپتال، مشن ہاؤس، لیکچر ہال اس تحریک نے بنائے، ایسے عالم اور فاضل اس تحریک نے پیدا کئے کہ دُنیا میں سب سے پہلا NOBLE PRIZE لینے والا مسلمان ڈاکٹر عبد السلام بھی اسی تحریک جدید کا پیداوار ثابت ہوا۔ اس تحریک کے ذریعے دُنیا کے ہر بڑے شہر سے اسلامی لٹریچر، اسلامی اخبار اور رسالے مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں بڑی ہی منظم تحریک ہے، جو ایک دائمی بالائیت خلیفۂ خدا کے زیر انتظام کام کر رہی ہے۔

دنیا اس قدر لمبی اور چوڑی ہو گئی ہے کہ اس کے مقابل اگر اس تحریک کو رکھا جائے اور اس کے کام کو دیکھا جائے تو پتہ چلیگا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور معجزہ الٰہی ہے۔ کہ اس چھوٹی سی تحریک نے اتنا بڑا اور زبردست کام کر دکھایا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو اس تحریک کو "انقلاب آفریں" بھی بناتی ہے۔ اور "تحریک الٰہی بھی"۔

زندہ قوموں کی پہچان انکی زندہ اور جاوید تحریکوں سے ہوتی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وقت کی رفتار کے ساتھ زمانہ کے تقاضے بھی بدلتے رہتے ہیں، ہمارے اس دور میں ہم نے اگر اپنے جدید تقاضوں کو نہیں سمجھا تو ہم اپنی ذمہ داریوں سے منہ موڑنے والے قرار پائیں گے لہذا یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں ورنہ ہم وہ لوگ ہونگے جنہوں نے اونٹنیوں کے بیکار ہونے پر تیز گاموں سے کام نہیں لیا۔

اور تجربہ کی بات یہ ہے کہ ہمارا جذبۂ تبلیغ اگر صحیح ہے اور ہم اپنے اندر خدا تعالیٰ کے دین اُسکی ترقی و اشاعت کے لئے واقعی تڑپ رکھتے ہیں تو*

* تو اللہ تعالیٰ ہمیں خود بتاتا چلا جائیگا کہ ہمیں کیا کچھ کرنا ہے اور کیونکر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقت کے تقاضوں کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تحریک جدید کا دفتر سوم اور لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں

از مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

"اے مردو اور اے عورتو! اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کیلئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کیلئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن من دھن اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو۔"

یہ وہ الفاظ ہیں جو آج سے ۴۹ سال قبل سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے تحریک جدید کو جاری کرتے ہوئے فرمائے تھے۔ اس وقت جبکہ احراریوں کا فتنہ زوروں پر تھا اور ان کا دعویٰ تھا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے حضرت مصلح موعودؓ کی اس گونجدار آواز نے جماعتِ احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کے اندر ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا۔ اس تحریک کے ۱۹ مطالبات میں سے ایک مطالبہ ۲۷۰۰۰ روپیہ کی رقم کی فراہمی کا تھا۔ تاکہ اس کے ذریعہ بیرونی ممالک میں مشن قائم کئے جائیں۔ حضورؓ کی طرف سے جونہی اس تحریک کا اعلان ہوا جماعت کے مخلصین اپنے وعدہ جات لکھوانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے چنانچہ تاریخ احمدیت نے اخلاص کے نہایت شاندار نمونے اپنے سینے میں محفوظ کر رکھے ہیں۔ غریب سے غریب آدمی بھی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے سے پیچھے نہ ہٹا۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اس تحریک کے شیریں ثمرات دُنیا کے تمام ممالک میں مشن قائم ہو جانے کی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔

تحریک جدید کا دفتر اوّل ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک ۱۰ سال جاری رہا۔ دفتر دوم ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء تک ۲۱ سال جاری رہا اور ۱۹۶۵ء میں دفتر سوم جاری ہوا۔ جس کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا۔ گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے خاص طور پر دفتر سوم کے معیار قربانی کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اسکی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمائی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا

"پہلے دو دفتروں میں سے ایک دفتر یعنی دفتر اوّل خدام الاحمدیہ کی خصوصی تحویل میں دے دیا گیا۔ ان معنوں میں کہ وہ چندوں کیطرف خصوصی توجہ کریں۔ دفتر دوم انصار اللہ کے سپرد کیا گیا۔ کہ وہ اس کیطرف توجہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار نے اس میں بڑی محنت سے کام کیا ہے تیسرا دفتر، دفتر سوم کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں کیا گیا۔ ہو سکتا ہے یہ بھی وجہ ہو اس میں غفلت اور کمزوری کی۔ تو امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف توجہ کریں گی۔ اور لجنہ کا تجربہ یہ ہے کہ جب وہ کسی کام کیطرف توجہ کرتی ہیں تو انکی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مردوں کو شرمندہ کریں اور ان کو پیچھے چھوڑ جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۵ نومبر ۱۹۸۲ء بحوالہ بدر ۱۸-۱۱-۸۲)

اس ارشاد کی روشنی میں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہو گئی ہے۔ اب خدا کی راہ میں مالی قربانی دینے کیلئے خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی تیار کرنا پڑیگا۔ تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کرتے ہوئے سادہ زندگی اختیار کر کے ہر عورت سال بھر میں بآسانی اتنا بچا سکتی ہے کہ تحریک جدید کی شرح کے مطابق چندہ ادا کر سکے۔

پس اے خدا کے خلیفہ کی قائم کردہ تنظیم کی ممبرات اُٹھو! کہ خدا کے خلیفہ نے آپ کو پکارا ہے۔ اور ایک بھاری ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم کتنی جلدی اور کس طریق سے اس ذمہ داری کو پورا کر سکتی ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ سے اس کیلئے عاجزانہ دعائیں کرنی ہونگی۔ اور اپنی اولاد کو بھی اس طرف توجہ دلانی ہوگی تاکہ وہ بھی اس مالی جہاد میں شامل ہو سکیں اور نہ صرف یہ کہ وہ خود شامل ہوں بلکہ وفات یافتہ اپنے بزرگوں کی قربانی کو بھی ہمیشہ کیلئے زندہ رکھنے کے قابل ہو جائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو بچپن سے ہی چندہ دینے کی عادت ڈالنے کے سلسلہ میں فرمایا:-

"تربیت کیلئے یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے کہ بچوں سے بچپن ہی سے چندہ لینا شروع کرو۔ ان کو ہفتہ وار یا ماہانہ کچھ رقم دو اور پھر اُن سے کچھ خدا کے نام پر لو اور اُن کو بتاؤ کہ ہم یہ کس غرض کیلئے لے رہے ہیں اس لحاظ سے دفتر سوم کیلئے بہت ہی وسیع گنجائش موجود ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۵-۱۱-۸۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو توفیق عطا فرمائے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور منشاء مبارک کے مطابق ہم اس ذمہ داری سے کما حقہ عہدہ برآ ہوں اور دفتر سوم کے معیار قربانی کو حضور انور کی توقعات کے مطابق اونچا کرنے والی ہوں۔ آمین۔

اداریہ ... بقیہ صفحہ (۲)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے ہی دِن ۱۳ لاکھ ۸۶ ہزار روپے کے وعدے پیش کر دیئے گئے ۔!!

یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ یہ تحریک دیگر لازمی و طوعی چندوں کے علاوہ ہے ۔ ورنہ ایک احمدی زکوٰۃ کے علاوہ ہر ماہ اپنی آمد کا ۱/۱۶ یا ۱/۱۰ لازمی طور پر ادا کرتا ہے ۔ پھر وقفِ جدید کی تحریک ہے ۔ صد سالہ جوبلی فنڈ کی تحریک ہے ۔ نیز ذیلی تنظیموں کے اپنے چندے ہیں ۔ ان کے علاوہ کئی وقتی تحریکات بھی گاہے گاہے ہوتی رہتی ہیں ۔

اب سوال یہ ہے کہ اِن لاکھوں روپے کا مصرف کیا ہے ؟ تفصیل میں جانے کا تو موقع نہیں ۔ اس چندہ سے ملک ملک ، قریہ قریہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں ۔ قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا رہے ہیں ۔ اسلام کی تائید میں لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے ۔ نوعِ انسان کی خدمت کے لئے کہیں سکول کھولے جا رہے ہیں تو کہیں ہسپتال قائم کئے جا رہے ہیں ـــــ اور یہ سارے کارہائے نمایاں ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح دُنیا کے سامنے ہیں ۔ اور مالی قربانی پیش کرنے والوں کو اپنے ایک ایک پیسہ کا مصرف واضح طور پر نظر آ رہا ہے ۔ تبھی تو وہ اِس شرحِ صدر کے ساتھ بے دریغ خرچ کرتے چلے جا رہے ہیں ۔ ورنہ رسیدبکوں پر چندہ تو وصول ہوتا چلا جائے لیکن جس مسجد یا مدرسہ کے نام پر وہ چندہ وصول کیا جائے اُس کی بنیاد ہی کسی جگہ نظر نہ آئے تو کیونکر قربانی کا جذبہ اُبھر سکتا ہے ـــ !!

معزز قارئین ! ایک طرف اُن منصوبوں کو رکھیئے جن کی ایک مثال ہم نے اپنے نوٹ کے ابتداء میں ذکر کی ہے ۔ اور دُوسری طرف اِس غریب اور چھوٹی سی جماعت کی مالی قربانیوں اور اس کے عظیم نتائج کو سامنے رکھیئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ حقیقت میں دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق کس جماعت کو مل رہی ہے ۔ـــ !؟

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ تحریکِ جدید کے لئے کئے گئے دورہ ضلع کے دوران محبوب نگر میں ایک غیر مسلم خاتون اہلیہ جناب ست پال صاحب نے بھی چندہ ادا کیا ہے ۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جذبۂ اخلاص میں برکت دے اور انہیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے ۔ آمین (ادارہ)

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِرُ
کراچی والے معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں !!
الرؤف جیولرز
۱۶ ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ ، حیدری ، شمالی ناظم آباد ۔ کراچی
(فون نمبر :۔ ۶۱۷۰۶۹)

” مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے ۔ “!!
(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
کوئیک بیٹری سروس
نزد عابڈ سرکل ۔ نظام شاہی روڈ حیدرآباد ۔ ۵۰۰۰۰۱

ہر آن اپنے اِس مقدس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھیئے :۔
” مَیں دِین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا “
(پیشکش)
کوہِ نور پرنٹنگ پریس ۔ چھتہ بازار حیدرآباد ۲ (آندھرا پردیش)

” دِین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدّ و جہد سے حاصل کرو “
AHMAD & CO.
268, ARCOT ROAD, MADRAS - 24, PHONE NO. 420381
STOCKISTS OF:-
- SHALIMAR PAINTS
- ASIAN PAINTS
- GARWARE PAINTS AND
- SUPER SNOWCEM.

DEALERS IN:-
- HARDWARE PIPES FITTING AND
- SANITARY WARES ECT.

فون نمبر :۔ ۴۹۰۶۸
کوہِ نور ٹی اینڈ ٹوبیکو ایسوسی ایٹس
بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیا سلائی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارک
"NO. 2 DELUX QUALITY" ـــ اور ـــ "AMBER"
پتہ :۔ نمبر ۸-۶۵۷ ۔ ۱۸ عیدی بازار ۔ حیدرآباد ۲۳

” بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے “
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش
SK. GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK, Distt. BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122 - 253.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۱۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۲۳۴۷۱۷

ارشاد نبوی ﷺ

"اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی" (بخاری)

ترجمہ :- دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے ـــ !!

منجانب :- یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "ضرور میری طرف سے لوگوں کو پہنچاؤ چاہے ایک ہی آیت ہو" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۱۳)

پیشکش :-

محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

۲۲ - بکنگھم روڈ

سی آئی ٹی کالونی

مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملین موٹرس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM: MOOSA RAZA
PHONE. 605558.

BANGALORE - 2

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

اجمل الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

کڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی ـــ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

حیدر آباد میں

فون نمبر :- ۴۲۲۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ـــ ٹیلیگرام: سٹاربون

سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۴۰ /۴/ ۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !!

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید ہے۔

(امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE No. 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 }

CALCUTTA-700073.

"مَیں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" مع تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸

فلک نما

حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

چاہیئے کہ تمہارے اعمال

تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:۔ تپسیا ربر ورکس

۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222 }
23-1652 } فون نمبرز:۔

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرس لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM براۓ:۔ ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔ سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/No. 2/54 (1)

MAHADEVPET

MADIKERI - 571201.

(KARNATAK)

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17, A RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

P.O. BOX: 4583.

BOMBAY-8.

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔ اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516
24th NOVEMBER 1983 PRICE Rs. 1/25

BANI®
موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

ESTABLISHED 1956
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : BANI HOUSE 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE: AUTOMOTIVE

مالکان:۔ ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

Only Page No 1, 2, 15 & 16 Printed At Rama Art Press, Town Hall Amritsar Ph 47434